بعونہ تعالیٰ

کتاب لاجواب مقبول صغیر و کبیر

{ یعنی }

مرقعہ دلپذیر

مولفہ احقر زمین دوز من بندہ مہا نراین مالک خیر خواہ ہند

دہلی

سنہ ۱۸۸۶ء

در مطبع چشمہ فیض دہلی بسعی کارپردازان

مطبع رونق طبع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالق ذکور واناث کی حمد مین جملہ خلق کی

صورت یہ تراین ہی تصویر صفت حیران ہے

بظاہر ہر جگہہ اوسکا جلوہ نمایان ہے

لیکن وہ خود پردہ مین پنھان ہے

چشم بینا اوسکی جلوہ کی گواہ ہے دیدہ ودل پر ظہور حق عیان

بعونہ تعالیٰ

کتاب لاجواب مقبول ہر صغیر و کبیر

یعنی

مرقعہ دلپذیر

مولفہ احقر زمین و زمن بندہ مصاحب این ملک خیر خواہ ہند

دہلی

سنہ ۱۸۸۶ء

در مطبع چشمۂ فیض دہلی بسعی کارپردازان

مطبع رونق طبع یافت

وہ نظر روشن ہے قدرت بین ہے جو ہر شے کو دیکھے وہ آئینہ سب حق نمان

بعد حمد احقر من عاصی پُر معاصی مہا نراین المتخلص

بہ نراین دہلوی سے چند احبائے ریاستے باصرار تمام ارشاد

فرمایا کہ مشاہیر ازواج سلاطین تیموریہ کی صحیح تصاویر

مع حالات تاریخی آجتک معرض [illegible] مین نہین آئین

کاش اگر چھاپی جائین تو خالی از [illegible] نہین بخیال

الامر فوق الادب بصرف کثیر اور زر خطیر صحیح مرقعہ شاہی حاصل کر

ایسے مصوران دریست یادگار مانی و بہزاد سے اون بیگمات کی تصاویر

کہچوائیں کہ جنکی صناعی پر اہل صین کیا بلکہ اہل فرنگ عش عش

کرتے ہیں شائقین کو مجاز ہے کہ خواہ اس گلدستہ سے مکانکو زینت

ارم بنائیں یا کتبخانہ کی رونق زینت بڑہائیں بقولیکہ شعر

دیکھی کہیں نہ ہوگی جو دیکھینگے عورتیں شوقین ۔ نہیں کتاب ہے یہ ایک نگار خانۂ چین

وہ نظر روشن ہے قدرت میں جو ہے کو رچی وہ آنکھ جس پر چشم نہان

بعد حمد احقر زمن عاصی پُر معاصی مُنشی نراین المتخلص

بہ نراین دہلوی سے چند احباب نے بہ اصرار تمام ارشاد

فرمایا کہ مشاہیر ازواج سلاطین تیموریہ کی صحیح تصاویر

مع حالات تاریخی اب تک معرض طبع میں نہیں آئیں

کاش اگر چھاپی جائیں تو خالی از لطف نہیں بخیال

نواب تاج محل صاحبہ

ندیم خاص شہنشاہی ذی اختصاص فرمانروائی مقرب حضر و سفر مصاحب باشکوہ و فر نواب سپہر خطاب
ہلال رکاب مہتاب چہر مشتری مہر انجم حشم بہرام علم کیوان ایوان فلک توان عظیم المقام رفیع الاحتشام منیع الاحترام
سلالہ سلسلہ اصالت علالہ اعالی نجابت یعنی نواب تاج محل صاحب بنت لولے خان بن الست خان
قوم راجپوت جنکے حسن کی آگے آفتاب کو حیرت اور ماہ کو شرمندگی ہو ۱۸۲۳ء مین آغوش مادر
مین جلوہ افروز ہوئین شعر جمال نیکوان در پیش او گم + چنانکہ پر تو خورشید انجم + ردای دلبری
افگندہ بر دوش + فدای خاک پایش صد ردا پوش + کمال حسنش از اندیشہ بیرون + ز حد عقل
فکرت پیشہ بیرون + بدوشش خلعت لطف الہی + بفرقش تاج فر پادشاہی + جبینش مطلع صبح سعادت
شب غیب از رخش نور شہادت + حیا وسی مادر مہربان خورشید زائی اپنے کنار مین : ایسی عزت حور کو
دیکھا خوشی کے مارے باچھین کہل گئین میان کو خبر دی - دن عیدیں رات شب برات ہو گئی قدیمی نمک حلال لوگونکی
بن آئی پنچے اپنے دامن پہیلائی انعام کی خوشی مین گہر سی بہاگ آئی غلغلہ اسما مین بلند ہوا دادا
دایاں چہو چہو بین مقرر ہوئین - یہہ تو کیسکو خبر تہی کہ یہہ گردون قباب خورشید رکاب مہر منظر سعید اختر
ملکہ ہندوستان ہو گی مگر اسکی بشرے سے جو لمعات شاہی وانوار گیتی پناہی چمک رہی تہے تو حیرت سے کہتے تہے
کہ جانئے کس محفل عزت کی بزم آرا ہو گی کس ساغر خوشی کی رحیق سرور ہو گی کس ساز عیش کو نوازیگی وہی ہوا
کہ جب یہہ نام خدا جوان ہوئین ہوش سنبہالا تو مالک تاج و علم شہنشاہ ملک عرب و عجم حضرت ابوظفر سراج الدین
محمد بہادر شاہ بادشاہ نے محل خاص مین بہت اختصاص و امتیاز کی ساتھہ رونق بخشی عقل وہ تہی کہ فلاطون
شرماوے سلیقہ وہ کہ ہنر کہ نسیان فراہم ہو جاوے ادب ایسا کہ عقل امتیاز بخش جس سے امتیاز سیکھے حیا وہ کہ حور عین
انکہین مینچے بادشاہ گیتی پناہ نے جو میزان ہند و ملکی مین غیرت ہنر پرور رشک مہر انور کو تولا تو امداد سلطنت
کے لئے وہ چند سنگین پایا بہت خوشی سے مسند نشینی کی اجازت فرمائی اور جہنڈا اور نالکی اور سوار
و پیادے عطا ہوئے اور گیارہ زنجیر فیل کوہ پیکر معہ زیور بنظر آرائش سواری جلیب کے لئے مقرر ہوئے کہ جنکی ادنے

شبیہ دلپذیر تاج محل

یہہ تصویر نہایت صحیح بصرف زر کثیر مطابق فوٹو بنائے گئے ہے

نواب نورجہان بیگم صاحبہ

انیس محفل جہانداری قرین بزم کامگاری عزت افزای اقبال شہریاران رونق بخش سروری سرداران
واقف رموز خسروانی محرم راز کشورستانی باعث تزئین حدیقہ دولت مربع نشین روضہ صولت
ادب آموز قانون خاقانی انجمن افروز گیتی ستانی ہمای دولت سروری ذخیرہ نیک اختری
یعنی جناب نواب نورجہان بیگم صاحبہ بنت مرزا غیاث اعتمادالدولہ وزیر اعظم ہندوستان اس شیر بیشہ
مردانگی کا حال مورخون نے بہت طول وطویل لکہا ہے اُس سب کا لکہنا اس مختصر مین محال ہی لیکن مشتی نمونہ
از خرواری بطور نمونہ کی قلم بند کیا جاتا ہے - واقعی یہہ ہودج نشین عصمت اسم بامسمے تہی دنیا کی کوئی خوبی ایسی
نہین جو اس فضیلت مآب مین نتہی اسنی ایک دلی لطیفہ سی سلطنت پر قبضہ پایا اسکا قصہ اسطرح پر ہے کہ
جب مرزا غیاث اعتمادالدولہ دیوان بیوتات ہوئی چہتیس ۳۶ کارخانہ قبضہ مین آئی اور وہ اردکین شمار
ہونے لگے تو اوسکی بیوی بہی بطور ازواج دیگر اُمرا محل شاہی مین جانی آنی لگی اور یہی بیٹی مہرالنسا عرف
نورجہان بہی مان کی ساتہہ جاتی آتی تہی چونکہ نورجہان بہت خوبصورت اور لطیفہ گو اور خوش تقریر تہی
اسوجہہ سب محل کی عورتین اسکو پیار کرتی تہین اور اسکی آنے کو غنیمت جانتی تہین اور حسن خداداد کو دیکہکر یہ کہا کرتی تہین
کہ دیکہیے یہ بجلی کہان گرتی ہے القصہ ایکدن نورجہان مینا بازار مین پہرتی تہی کہ شاہزادہ جہانگیر دو کبوتر ہاتہہ مین لیکے
روش پر آنکلے اُسوقت سرور عالم مین مہرالنسا کا البیلے پن سے چمن مین پہرنا نہایت بہلا معلوم ہوا آپ پہول توڑنے لگا اور اس سے
کہا کہ مہرالنسا ہمارے کبوتر تو لئے رہ اُسنی کبوتر شاہزادہ کی ہاتہہ سے لیلیے اتفاقاً ایک کبوتر پہڑک کر ہاتہہ سے چہوٹ گیا
شاہزادہ ادہر متوجہ ہوا تو پوچہا کہ ہین میرا ایک کبوتر کیا ہوا اوسنی کہا حضور وہ تو اڑ گیا شاہزادے نے کہا کیونکر
اڑگیا اوسنے دوسرا بہی ہاتہہ سے چہوڑ دیا کہ حضور اسطرح اڑگیا یہہ بہولے پن کی ادا اسقدر بہلی معلوم ہوئی کہ شاہزادہ
ہزار جان سے عاشق ہوگیا خواب خورش مین فرق آگیا محل مین اس بات کا چرچا ہونے لگا جب نورجہان کی مانکو خبر ہوئی
تو اوسنے بیگم صاحبہ سے شکایت کی اور بیٹی کو محلمین لیجانا چہوڑ دیا عرش آشیانی ابوالفتح جلال الدین کو خبر ہوئی تو بیٹیکو

خوب سمجھایا اور کہا کہ بادشاہون کو فرض ہے کہ ملازمون کی بہو بیٹی کو اپنی بیٹیان سمجھین اگر ہم ایسی باتین کرین تو دنیا مین آج ہی
قیامت آجاوے تمہین یہی ایک دن بادشاہ ہونا ہے خبردار پھر ایسا خیال نکرنا باپ کے کہنے سے اُسوقت تو
چپ ہو رہا لیکن موقع کا منتظر رہا چنانچہ اپنے عہد دولت مین شیر افگن خان اسکے خاوند کو سازش سے
قتل کراکے بجبر اپنے محل مین داخل کیا اس ذو فنون کے اصلاح نے زیور پوشاک بناو سنگار گھر کی
آرایشون تک کو زیبایش دی ہزارون ایجادین کئے چنانچہ گلاب کا عطر اج تک ویسکی خوش دماغی
اور رنگین خیالی کا اونے نمونہ ہے گھوڑے پر سوار ہو نا شکار کھیلنا ایسا ہی تھا کہ جو اُسکے
نشانہ اس قہر کا تھا کہ ہرن پارہ تو کیا شیر و پلنگ کو پناہ نہ تھی چنانچہ ایک دفعہ شیر شکار کیا
تو کسی ظریف نے یہہ مطلع کہا اور دفعتہً یہہ عالم مین مشہور ہوگیا۔ ہ

نور جہان گرچہ بظاہر زن است ✤ در صف مردان زن شیر افگن ست

شاعر ایسی ہی بیبدل تھی کہ سخنوران ہمعصر ثناخوان تھے حاضر جوابی ایسی جادو انگیز تھی کہ
آجتک باوجودیکہ اسقدر زمانہ گذرنے کے اُسکی پرانی بات مین وہ مزا آتا ہے کہ نئے چٹکلون
مین پاسنگ نہین۔ چنانچہ ایک دفعہ رمضان ختم ہوا بادشاہ نے عید کا چاند دیکھکر
نور جہان کیطرف دیکھا اور کہا کہ۔ ہلال عید براوج فلک ہویدا شد۔ اوسنے فوراً کہا کہ
کلید میکدہ گم گشتہ بود پیدا شد۔ ایک دن بادشاہ نے جو قبا پہنی تو اُس مین لعل کی گھنڈیان
لگی ہوئین تہین نور جہان نے دیکھکر یہہ شعر پڑھا۔ شعر

ترا نہ تکمۂ لعل ست در لباس حریر ✤ شدہ است قطرہ خون منت گریبان گیر

جب نور جہان کی جہانداری کا چراغ گل ہوا یعنی نورالدین جہانگیر بادشاہ کا انتقال ہوا تو شاہجہان
بادشاہ ہو کر پچیس ۲۵ لاکھہ روپیہ کے جاگیر مقرر کر دی اور بہت عزت و حرمت سے رکھا مگر نور جہان کی
آنکھون مین جہان سیاہ تہا۔ رنگیلے شوہر کے بعد جب تک زندہ رہی رنگین کپڑے نہ پہنے آخر بارہ
برس کے بعد دنیا سے موںہ موڑا اور شہر لاہور کے پاس خاوند کے مقبرے کے پہلو مین جا آرام کیا ✤

شبیہ نور جہاں بیگم

یہہ تصویر نہایت صحیح بصرف زر کثیر مطابق فوٹو بنائی گئی ہے

نواب نور جہان بیگم صاحبہ

انیس محفل جہانداری قرین بزم کامگاری عزت افزای اقبال شہریاران رونق بخش سروری سرداران واقف رموز خسروانی محرم راز کشورستانی باعث تزئین حدیقہ دولت مربع نشین روضہ صولت ادب آموز قانون خاقانی انجمن افروز گیتی ستانی ہمای دولت سروری ذخیرہ نیک اختری یعنی جناب نواب نور جہان بیگم صاحبہ بنت مرزا غیاث اعتماد الدولہ وزیر اعظم ہندوستان اس شیر بیشہ مردانگی کا حال مورخون نے بہت طول وطویل لکہا ہے اُس سب کا لکہنا اس مختصر مین محال ہی لیکن مشتی نمونہ از خرواری بطور نمونہ کی قلم بند کیا جاتا ہے۔ واقعہ یہہ ہو درج نشین عصمت اسم بامسمے تہی دنیا کی کوئی خوبی ایسی نہین جو اس فضیلت مآب مین نتہی انہی ایک دلی لطیفہ سی سلطنت پر قبضہ پایا اسکا قصہ اسطرح ہے کہ جب مرزا غیاث اعتماد الدولہ دیوان بیوتات ہوئی چہتیس ۳۶ کارخانہ قبضہ مین آئی ابرو دارونمین شمار ہونے لگے تو اونکی بیوی ہی بطور ازدواج دیگر اُمرا محل شاہی مین جانی آنی لگی اور یہی بہی مہرلنساء عرف نور جہان ہی مان کی ساتہہ جاتی آتی تہی چونکہ نور جہان بہت خوبصورت اور لطیفہ گو اور خوش تقریر تہی اسو جہہ سب محل کی عورتین اسکو پیار کرتی تہین اور اسکے آنے کو غنیمت جانتی تہین و حسن خدا کو دیکہکر یہ کہا کرتی تہین کہ دیکہئے یہ بجلی کہان گرتی ہے القصہ ایکدن نور جہان مینا بازار مین پہرتی تہی کہ شاہزادہ جہانگیر دو کبوتر لیتا ہوا مین لیکی روش پر آنکلے اُسوقت سرور عالم مین مہرالنسا کا ایسے پن سے چمن مین پہرنا نہایت بہلا معلوم ہوا آپ بہولکر لوٹنے لگا اور اس سے کہا کہ ذرا ہمارے کبوتر تو لئے رہ اُسنی کبوتر شاہزادہ کی ہاتہہ سے لیلئے اتفاقاً ایک کبوتر پہڑک کر ہاتہہ سے چہوٹ گیا شاہزادہ ادہر متوجہ ہوا تو پوچہا کہ ہین میرا ایک کبوتر کیا ہوا اوسکی کہا حضور وہ تو اڑگیا شاہزادی نے کہا کیونکر اڑگیا اوسنے دوسرا بہی ہاتہہ سے چہوڑ دیا کہ حضور اسطرح اُڑگیا یہہ بہولپن کی ادا اسقدر بہلی معلوم ہوئی کہ شاہزادہ ہزار جان سے عاشق ہوگیا خواب خورش مین فرق آگیا محل مین اس بات کا چرچا ہونے لگا جب نور جہان کی ماں کو خبر ہوئی تو اوسنے بیگم صاحبہ سے شکایت کی اور بیٹی کو محلمین لیجانا چہوڑ دیا عرش آشیانی ابو الفتح جلال الدین کو خبر ہوئی تو بیٹے کو

خوب دہمکایا اور کہا کہ بادشاہوں کو فرض ہے کہ ملازموں کی بہو بیٹی کو اپنی بیٹیاں سمجہین اگر ہم ایسی باتین کرین تو دنیا مین آج ہی قیامت آجائے تو تمہین بہی ایکدن بادشاہ ہونا ہے خبردار پہر ایسا خیال نکرنا باپ کے کہنے سے اوسوقت تو چپ ہو رہا لیکن موقع کا منتظر رہا چنانچہ اپنے عہد دولت مین شیرافگن خان اسکے خاوند کو سازش سے قتل کراکے پہر اپنے محل مین داخل کیا اس ذوفنون کے اصلاح نے زیور پوشاک بناو سنگار بلکہ آرایشون تک کو زیبایش دی ہزارون ایجادین کئے چنانچہ گلاب کا عطر اج تک ویسی ہی خوش دماغی اور رنگین خیالی کا ادنے نمونہ ہے گہوڑے پر سوار ہونا شکار کہیلنا ایسا ہی تہا کہ جو اسکے نشانہ اس قہر کا تہا کہ ہرن پاڑہ تو کیا شیر و پلنگ کو پناہ نہتی چنانچہ ایک دفع شیر شکار کیا تو کسی ظریف نے یہہ مطلع کہا اور دفعتہً یہہ عالم مین مشہور ہوگیا۔ ؎

نورجہان گرچہ بظاہر زن است ✽ درصف مردان زن شیرافگن است

شاعر ایسی ہی بیبدل تہی کہ سخنوران ہمعصر ثناخوان تہے حاضر جوابی ایسی جادو انگیز تہی کہ آجتک باوجود اسقدر زمانہ گذرنے کے اوسکی پرانی بات مین وہ مزا آتا ہے کہ نئے چٹکلون مین پاسنگ نہین۔ چنانچہ ایک دفعہ رمضان ختم ہوا بادشاہ نے عید کا چاند دیکہکر نورجہان کیطرف دیکہا اور کہا کہ۔ ہلال عید براوج فلک ہویدا شد۔ اوسنے فوراً کہا کہ کلید میکدہ گم گشتہ بود پیدا شد۔ ایک دن بادشاہ نے جو قبا پہنی تو اوس مین لعل کی گہنڈیان لگی ہوئین تہین نورجہان نے دیکہکر یہہ شعر پڑہا۔

شعر

ترا نہ تکمہ لعل است در لباس حریر ✽ شدہ است قطرہ خون منت گریبان گیر

جب نورجہان کی جہانداری کا چراغ گل ہوا یعنی نورالدین جہانگیر بادشاہ کا انتقال ہوا تو شاہجہان بادشاہ ہوکر پچیس لاکہہ روپیہ کے جاگیر مقرر کردی اور بہت عزت و حرمت سے رکہا مگر نورجہان کی آنکہون مین جہان سیاہ تہا۔ رنگیلے شوہر کے بعد جب تک زندہ رہی رنگین کپڑے نہ پہنے آخر بارہ برس کے بعد دنیا سے منہ موڑا اور شہر لاہور کے پاس خاوند کے مقبرے کے پہلو مین جا آرام کیا ✽

شبیہ نورجہان بیگم

یہہ تصویر نہایت صحیح بصرف زر کثیر مطابق فوٹو بنائی گئی ہے

نواب موتی محل صاحبہ

نغمہ سرایان شیرین ادا و خوش الحانان رنگین صدا یون الاپتی ہین کہ یہہ بانوی بزم گاہ ارم خاتون عصمتکدہ
شرم والانظر خورشید پایہ بلند اختر سپہر پایہ روشن جبین انجمن آرائے بر جبیس فطرت خورشید رائے منتخب مجموعہ فضائل دیباچہ دیوان
کمال شمع انجمن شہنشاہی نمایش دہ فرمانروائی نقش خاتم نامدارے نقش کارنامہ معنی نگارے ہوش ربائی یوسف طلعتان حیرت
ملکوتیان یعنی جناب نواب موتی محل صاحبہ شہنشاہ کیوان جاہ محمد ابوظفر بہادر شاہ بادشاہ کی ارباب نشاط مین تہین اُنکو تا
تک تعلیم پاتی رہین جب انکی علم موسیقی مین بہت سی عمر صرف ہوئی تو طبیعت عالی پر ایسے اپج کی لینی لگی مطربان ہمعصر کے
کانا گوشی کرنے لگی خوش آوازی کی شہرت کا وہ سماں بندہا کہ نقش خیال دیسی گرہ دن پر پڑ گیا الاپ وہ سریلی کہ جس سے
خفتگان خاک بیدار ہو کر سننے لگو سنکر سن ہو گئے بلند آوازی کی وہ عرش شانی کہ ساکنان طبقہ اعلی کو لوری ہو گئی غزل گانے مین
وہ صفائی کہ خیالی شاہد حقیقی معشوق کی تصویر کہینچ دیتے ہمین پیا کی صورت اپنے دسی سرت مین وہ انداز کیا گویا باربد نگیسا کو اوسکا
ہمراز کیا گگڑی وہ رسیلی کہ تانسین کی رنگین خیالی ہین ہنیدا پڑا مجبور حلقہ بگوشی کا دم بہرا تال تی ایسی راگ سے سم کا
ٹہیکہ لیا کہ آسمان پر زہرا کو زہر دیا مشتری کا دم بند کر دیا - ٹیپ ایسی تان سے گایا کہ جس سے گنبد گردان گونج اٹھا مدہم پنچم کا
سبہاو گمہ سرے سرکا کلاونت بیجا دیکھتے تہے نام پرکات پکرتی تہی اوستاد ملتے تہے ✿ مدد نغمہ سر لب اپنیان ساخت + ترنم خانہ
در کام و زبان ساخت غرضکہ غلغلہ خوش آوازی ملکسافری و زاہد گدازی تو سمع اقدس تک پہنچ چکا تہا کہ ایکدن نصیب
عروج پر آیا تقدیر نے یاوری طالع نے رہبری کی - کہ جشن کے دن مبارکبادی کے لئے حضور نے یاد فرمایا بہیم مری تزک اور
ٹہاٹہ باٹ سے حاضر حضور والا ہوئین اوسوقت انکی رتی ساتہی جو انداز حاشیہ نشینیان بساط انبساط انکا ایسی میزان
عقل مین تولتی جو نکتے تہے - سلطنت عشر عشیر وزمین نہ اترتی تہی اوسکہو بکا کیا کہتا اقبال
دست بستہ حاضر تہا نصیب غلامی مین فخر کرتا تہا کہ ملاحظہ ادب سے آداب بجا لائین حضور کی جو نظر پڑی
ہزار جان سے عاشق ہو گئے اور اون خاتون عصمت پناہ کی صورت پر کچھ معلوم ہو کہ مرغ دل سب طرفکی پرواز
بہول گیا ایک ایک اندام نشتر ہو گیا شعر بہار عارضش را وقت دیدار + لطافت چون عرق بیزان ز رخسار +
نہان در گیسوانش لیلۃ القدر + عیان از جبہہ اش مطلع الفجر + کمان ابروان آفت جان + رگ ابر سیاہ تیر باران +

غزال چشم تکلیف ارم ہوش + نگاہ مست صد میخانہ در جوش + نہ مژگان چنگل شاہین تقدیر +
ربودہ دل ز دست مرغ تدبیر + دراز از زلف او عمر تسلسل + عیان از پیچ و تابش مرگ بسمل + قد او
از قیامت یکقدم پیش + خرامش خضر راہ رفتن خویش + تہوڑی دیر بعد جب افسون حیرت کم ہوا عقل کل اندیشہ
حاضر ہوئے حواس باطنی کو ہمت طاقت نظر تعمق سی ملاحظہ فرمایا تو لیاقت رخ انور سی مہر کی مانند تابان اور اختر رفعت طلعت
زیبا کو طالع سلطنت تماسے درخشان دیکھا۔ او بتاثیر سحر فروزدہ بہر و ملیح جبہہ مہر سیما اور جبین مشتری ضیاسے جلوہ پیرا
نظر آئے اور تیر اقبال و دولت کی چمک دمک شمع طور سے زیادہ پائے شعر پیکرش کان سراسر نور صفات + سایہ انوار خورشید
نقاست + مہر زلفش شدہ گر در تاب و تب + تابیند مطلع روئش بشب + سلطنت را نور حلت شد دلیل +
مظہرش از غیب شد سلطان خلیل + او سوقت عشق عجبہ ساز معشوق نواز نے سار ونکی خوش آوازی دس ہم دمساز
کے سلسلہ ایسی ناسازا ور بہاپکہ گوش گذار کے کہ غیرت محبت جوش مین الگئی اور الفت نی وہ رنگ جمایا کہ اوسی وقت
حمام کا حکم دلوایا ہمیشہ کے لئی زمرہ ارباب نشاط سے بری کرایا بہارے حلعت دلوایا بڑی اعزاز و اکرام سے محل خاص میں
نہایت اختصاص سے داخل کرایا نظم زہی حرج با دگر فتست شیوہ خدمت + کہ ہر چہ خاطر شہ خواستہ است
کرد ست + دگر سر امراہل فرستش خواستند + بجاست خدمت شاہ ضمیر دان کر دست + غبار گیری شاہش
فزودہ قیمت و قدر + بکوزہ وعم شادیش پنہان کر دست + غرضکہ یہ حضرت عشق کی خوبیان ہین
کہ آن واحد مین کیا گل کہلایا کیسی نسیم عطر آگین چلائی کہ آناً فاناً مین دماغ شاہ کو معطر کر دیا کیا سبز باغ
دکہایا کہ ایکدم مین نہال کر دیا نظم عشق ہے تازہ کار تازہ خیال + ہر جگہ اسکی ایک نئی ہے چال +
کہین آنسو کی یہہ سرایت ہی + کہین یا نیہہ خونچکان حکایت ہی + گہ نمک اسکو داغ کا پایا + گہہ پتنگا چراغ
کا پایا + کہین طالب بنا کہین مطلوب + اسکی باتین غرض ہین دونو خوب + ان خاتون ذیجاہ
کامگاریسی دو فرزند پیدا ہوئے اور اس دار نا پایدار میں ۴۷ برس کی عمر پائی اور ۱۲۷۵ سنہ میں جہان
فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرمائی +

رباعی

این عمر کہ بشتاب بہ بینی آنرا + نقشیست کہ برآب بہ بینی آنرا +
دنیا خواہیست زندگانی در وے + خواہیست کہ درخواب ببینی آنرا +

شبیہ دلپذیر موتی محل
یھہ شبیہ نہایت صحیح مطابق فوٹو بنائی گئی

نواب ممتاز محل صاحبہ

چہرہ پرداز مرقع دولت صورت طراز ہمین صولت افسر فرق تاجداران اختر طالع کامگاران اورنگ نشین تخت جہانداری محفہ تزئین دولت شہریاری واقف اسرار رموز مملکت محرم راز عدالت و معدلت فرازندہ علم جہانبانی نوازندہ نقارہ گیتی ستانی محفل طراز بزم پادشاہی انجمن ساز رزم عالم پناہی یعنے جناب نواب ممتاز محل صاحبہ بنت آصف جاہ کہتے ہین کہ ملک ایران مین خواجہ محمد شریف ایک عہدہ دار پادشاہی تھا چونکہ آدمی نہایت وضیع و شریف و صاحب تدبیر تھا دربار ایرانمین بڑہتے بڑہتے عہدہ وزارت پر پہونچا جب تک زندہ رہا نہایت عیش وعشرت سے بسر کی اور ماتحت سے شاہنشاہ اور ادنیٰ سے اعلیٰ تک سبکو خوش رکہا چند روز کے بعد اجل کا نقارہ سر پر آبجا مجبور ہو کر کوچ کیا جو رفاقت زمانہ نے اسکے ساتھہ کی تھی اسکی رفیقو نکے ساتھہ نکی بلکہ دغا کی مرزا غیاث اسکا بیٹا ایسا تباہ ہوا کہ معاش کی تلاش مین گہر سے نکلا اور ایک سوداگر کی قافلہ کے پیچھے پیچھے معہ عیال ہندوستانکی طرف روانہ ہوا بی بی حاملہ تہی اسی حالتمین ایک لڑکی پیدا ہوئی اوسوقت دو نون میان بیوی کی دو پریشانیان ایک ناداری دوسرا سفر الحفیظ الحفیظ۔ سینہ قلم شق ہوتا ہے اوس بے بسی کے تصور سے اشک سیاہ قلم سے نکلتے ہین خدا زور بندہ عاجز۔ غرضکہ کچھہ توقف کے بعد اس کو یہین چہوڑ آسگے کو روانہ ہوئے۔ خدا مسبب الاسباب ہے کسی سوداگر کی نظر اوس لڑکی پر جو پڑی اوسے ترس آیا اوسکو گود مین اُٹھا لیا اور ایک اوسی قافلہ مین دی کہ جو دودہ والی عورت اسکی پرورش کرے اوسکی عوض مین تنخواہ اور کہانا کپڑا اوسکے پالنے والی کا میرے ذمہ ہے مرزا غیاث کو اوسوقت یہ سہارا ہفت اقلیم سے بڑہ کر معلوم ہوا فوراً قبول کر لیا کچھہ دنون بعد جو سوداگر و نکو مرزا غیاث کی لیاقت اور خاندان کا حال معلوم ہوا تو بہت افسوس کیا اور وعدہ کیا کہ ہندوستان پہنچکر دربار اکبری مین پہنچا دینگے آگے تمہاری تقدیر ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہوتا ہے کہان کہ یہہ وثوق بہت ممنون و مشکور ہوا غرضکہ اُن راست بازون کے ساتھ ہندوستان مین پہنچکر

دربار مین پہنچا دیا ہمایون بادشاہ جب ہرات مین پہنچے تھے تو خواجہ محمد شریف ہہانکا حاکم تھا اوسوقت
مین بادشاہ کی بہت سی خدمت کی تہی مرزا غیاث نے باپ کے حقوق کو سفارش مین پیش کیا اکبر
چونکہ خود بہی محاسب اور خوشنویس شاعر اور خوش تقریر تہا دیوان بیوتات ہوگیا مرزا غیاث کے
دو بچے ایک وہ ہی لڑکی مہرالنسا عرف نورجہان جو اُس مصیبت کے وقت مین پیدا ہوئی تہی اور ایک
آصف جاہ ان دونونکی ایک ایک بیٹی نورجہان نے اپنی بیٹی جو شیر افگن خان سے تہی شہریار سے منسوب کردی اور آصف جاہ نے
اپنی بیٹی ممتاز محل شاہزادہ خرم یعنے شاہجہان بادشاہ سے آصف جاہ نے گہر مین سلطنت لینے کیواسطے
جب نورالدین جہانگیر کا انتقال ہوا اور نورجہان نے چاہا کہ شہریار کو سلطنت ہو تو اس حادثہ کی وقتین ہین کو
قید کردیا اور شاہجہان کو سلطنت دلوائی انہین ملکہ صاحبہ کے شکم سے چار بیٹے دارا شکوہ عالمگیر اورنگزیب شاہ شجاع
اور مراد بخش پیدا ہوئے چونکہ یہہ ملکہ صاحبہ نہایت لیق اور خلیق تہین اسوجہ سے بادشاہ کو انسے بہت رغبت تہی
جب کہ انکی عمر لبریز ہونے پر آیا تو انہین حمل رہا جب ولادت کا وقت قریب آیا تو اندر کاردان دائیان اور باہر حکیم حاذق
جمع ہوئے اور قریب تھا کہ بچہ پیدا ہو کہ دفعۃً پیٹ مین سے بچے کے رونے کی آواز آئی سب سنکر حیران بلکہ پریشان ہوئے دانشمند سمجھے کہ
زندگی کی فاتحہ پڑہو اور تہیہ عدم کرو مہلت ایکدم کی نہین یہ انوکہی بات نہ دیکہی تہی نہ سُنی تہی بیگم نے بہی سمجھا کہ پیغام اجل پہنچا اوس وقت
مین بڑی ہوشیاری اور استقلال سے بادشاہ کو خبر کرائی اور بلا کر کہا کہ دو وصیتین مین کئے جاتی ہون اسپر عمل کرنا ضرور نہایت
اُس سے نہ پہرنا ورنہ خونکی آنسو روگے اور میری روح بیچین رہیگی قبر سے پیٹ نہ لگی گی ایک تو یہ کہ میری قبر پر ایسی عمارت بنوانا کہ
عالم مین یادگار رہے دوسرے میرے بعد اور شادی نکرنا ایسا نہو کہ سوتیلی بہائیونمین فساد پہیلے اور میرے بچے نکی
جانین تلف ہون یہ خبر نہ تہی کہ آپس ہی مین ایسے فرعون بے سامان ہوجاوینگے کہ دشمن بہی دردانسانی
ایسی حالت مین رحم کریگی لیکن یہہ اپنی قساوت قلبی سے اسطرف توجہ بہی نکرینگے ایک کے خونکا ایک پیاسا ہوجاویگا
الغرض انتقال ہوا تو بادشاہ نے حسب وصیت انکی قبر پر ایسی عمارت بنوادی کہ جسکا نظیر آجتک
نہین چنانچہ آگرہ مین تاج گنج موجود ہے اور زندگی بہر اور شادی نہین کی۔

شبیہ دلپذیر ممتاز محل

یہہ تصویر بہ نہایت صحیح بصرف زر کثیر مطابق فوٹو بنائی گئی ہے

نواب خسرو زمانی بیگم صاحبہ

ہیوج نشین بختیاری مسند آرای جہانداری خلاصہ دودمان شہریاری نقاوہ خاندان کامگاری چشم چراغ اہلبیت شمع انجمن قابلیت ادب آموز داب شاہی مترنم قانون فرمانروائی فرحت افزائے بوستان دولت شوکت نمائی روضہ صولت یعنی جناب حسینی بیگم صاحبہ عرف نواب خسرو زمانی بیگم صاحبہ بنت مرزا احسن الدین بہادر زوجہ شاہزادہ مرزا محمد سلیم بہادر خلف عرش آرامگاہ محمد ابو نصر معین الدین اکبرشاہ بادشاہ یہہ شاہزادہ صاحب موصوف کی دوسری زوجہ تہین ان خلیق لیق بیگم صاحبہ مین ایسی خوبیان تہین اگر خاندان تیموریہ مین پچاس عورتین بھی اس پایہ کی ہوتین تو دوسو برس سلطنت قایم رہتی نہایت باسلیقہ خداپرست کم گو صفت کم گوئی مین اپنے خسر سے کم نہتین اپنی داب وہ مقرر کر رکہی تھی کہ کسی ملازم کو چون و چرا کی گنجایش نہ تھی سب بانکا قرینہ اور ہر کام کا وقت بندہا ہوا تہا کیا مجال ہے کہ ذرا فرق آوے پچپنسٹہ برس کی عمر مین انتقال ہوا مگر جو قرینہ بندہا ہوا تھا وہ بدستور رہا ایک دلی انتظام یہہ تھا کہ جو کہانا آج خاصہ پر چنا جاوے وہ ایک ماہ تک خاصہ پر نہ آنی پاوے خبر نہ مین وہ الوکہا پن تھا کہ بڑے بڑے عقلمند عش عش کرتے تھے یہ بڑی چاہیتی بہوی تہین سلطنت کا جو کچھ بچا کہچا تھا علاوہ زیور درہبار کے سب انکے پاس موجود تہا کیونکہ مختار کل تو شاہزادہ مرزا محمد سلیم بہادر تھے اور یہ بیٹے بادشاہ کے مونہہ چڑہے تھی ہر چیز پر قبضہ تھا اس سبب سے ہر چیز سلطنت کے میسر تہی قاعدہ ہے کہ زمانہ ایک وضع پر نہین رہتا روز نئی پوشاک بدلتا ہے ہر شب نئے تماشا اور الوکہے سانگ بہرتا ہے شاہزادہ صاحب کا جام حیات لبریز ہوا انتقال فرمائے علیین ہوئے اس عاقلہ ہوشیار نے اُس لگی کے وقت مین ذرہ استقلال کو ہاتہ سے نچہوڑا اور سمجہ کہ اسوقت واویلا مین مبتلا ہونا تمام عمر کی بندہا ہوا ہاہے جو ہاتہہ پیر ولنی ہوسکی وہ کرنا لازم ہے ایسی فرصت کبھی ملی گی خاوند رنڈو کی کرنیوالا مر گیا رہی بادشاہ اور ملکہ صاحبہ اونہین فرزند کے غم مین سلطنت بُری معلوم ہوتی ہے جانتے ہیں زہر مین دنیا اندہیرہے جو ہاتہہ آئے سو اپنا اس ہمت والی نے جسقدر زر و قوبات جواہر خانہ شاہی سے گہر مین

آ چکی تہین وینز اپنے گہر کے جواہر خانہ سے ایک تُم تک چہوڑی اور پہر توشہ خانہ پر گری اور سلحہ خانہ
پر ہاتھہ مارا غرضکہ تین دن کے عرصہ مین گہر صاف کر دیا بعد سوم کے بادشاہ کیطرف سے قفل چڑہ گئے
پہرے بیٹہہ گئے وہان دہرا ہی کیا تہا سب کی صفائی ہو چکی تہی اب یہ کنجیان دیکر دست بردار
ہوگئین غرضکہ بعد چہلم کے بادشاہ نے پانسو روپیہ تنخواہ اور قدسیہ باغ اور روشن آرا انکے قبضہ مین
دیا نصیب اپنے عروج سے نیچا دیکہہ چکا تہا اس بل بہی چین نہ لینے دیا کہ اوسی سال مین خسرِ محتشم
حضرت عرش آرامگاہ ابو النصر معین الدین اکبر شاہ بادشاہ رحلت فرمائے ملک بقا ہوئے اب پانسو روپیہ
بند ہوگئے اور ایک سو روپیہ ماہوار مقرر ہوا اور قدسیہ اور روشن آرا انکے دیور یعنی محمد ابو ظفر سراج الدین
بہادر شاہ نے مالِ سلطنت سمجہہ کر دبا لیا انہون نے وہ تنخواہ تو بجبر منظور کی لیکن بڑی کٹی جلی ہوتی رہی
انجام کار نہری دعوی کیا اور دونون باغ بادشاہ سے واپس لئے زمانہ کو یون بہی قرار نہ آیا کہ بربیون نے
شور مچایا عالم تہ و بالا ہوا اس حالتمین انگریزی انتظام لوٹ گیا تو پہر بادشاہ نے قبضہ کر لیا جب بادشاہت
نہ رہی اور پہر انگریزونکا قبضہ ہوا تو انہون نے دعوی کیا سرکار نے صاف جواب دیا کہ یہ بادشاہ سے لیا
اسکی وارث تم نہین ہو سکتین جب سے ۱۸۵۷ء کے غدر کے آثار شروع ہوئے ان ملاقت والی کمشنر سے
سازباز کی جب غدر ہوا اور دہلی خالی ہوگئی تو سرکاری پہرے خود کمشنر آکر مقرر کر گئے
اور سارٹیفکٹ دے گئے اسیوجہ سے انکا ایک تنکا ادہر سے اُدہر نہین ہوا اور اپنی زندگی تک اُس مال پر
قابض رہین اپنی پنشن کیواسطی بہی انہون نے کوشش کی ساٹھہ روپیہ منظور ہوئے لیکن خدا کو یہ منظوری
نامنظور تہی آنے بہی نہ پائی موت آ گئی مرتے ہی مال کی خوب لوٹا بوٹی ہوئی کچہہ لونڈیون نے ہضم کیا کچہہ
باہر کے نوکرون نے تیر کیا کچہہ اور حق مجتبیٰ حاضرین بٹ کر گئی تہوڑا اسا عزیزون قریبونکی ہاتھہ لگا
جب دولت کی آنچ سے سب نے پیٹ بہر لئے اور زمانہ کی نیرنگی سے ہاتھہ رنگ لئے تب
تجہیز و تکفین کی سدہ لی اور درگاہ میر محمدی صاحب قدس سرہ شہر دہلی واقع چتلی قبر
مین دفن کیا۔

خسرو زمانی

شبیہ دلپذیر حسینی بیگم

یہ تصویر نہایت صحیح بصرف زر کثیر مطابق فوٹو بنائی گئی ہے

نواب ممتاز محل صاحبہ

چہرہ پرداز مرقع دولت صورت طراز ہیں صولت افسر فرق تاجداران اختر طالع گامگاران اورنگ نشین تخت جہانداری مخدرہ تزئین دولت شہریاری واقف اسرار رموز مملکت محرم راز عدالت معدلت فرازندہ علم جہانبانی نوازندہ نقارہ گیتی ستانی محفل طراز بزم بادشاہی انجمن ساز رزم عالم پناہی یعنے جناب نواب ممتاز محل صاحبہ بنت آصف جاہ کہتے ہین کہ ملک ایران مین خواجہ محمد شریف ایک عہدہ دار بادشاہی تھا چونکہ آدمی نہایت وضیع و شریف و صاحب تدبیر تھا دربار ایرانمین بڑہتے بڑہتے عہدہ وزارت پر پہونچا جب تک زندہ رہا نہایت عیش و عشرت سے بسر کی اور ماتحت سے شاہنشاہ اور ادنی سے اعلی تک سبکو خوش رکہا چند روز کی بعد اجل کا نقارہ سر پر آبجا مجبور ہوکر کوچ کیا جو رفاقت زمانہ نے اسکے ساتھ کی تھی اسکی رفیقو نکے ساتھ نکی بلکہ دغا کی مرزا غیاث اسکا بیٹا ایسا تباہ ہوا کہ معاش کی تلاش مین گہر سے نکلا اور ایک سوداگر کی قافلہ کے پیچھے پیچھے معہ عیال ہندوستانکی طرف روانہ ہوا بی بی حاملہ تہی اسی حالتمین ایک لڑکی پیدا ہوئی اوسوقت دونون میان بیوی کی دو پریشانیان ایک ناداری دوسرا سفر الحفیظ الحفیظ۔ سینہ قلم شق ہوتا ہے اون بےبسی کے تصور سے اشک سیاہ قلم سے نکلتے ہین خدا زور بندہ عاجز۔ غرضکہ کچہہ توقف کے بعد اس کو یہین چھوڑ آگے کو روانہ ہوئے۔ خدا مسبب الاسباب ہے کسی سوداگر کی نظر اوس لڑکی پر جو پڑی اوسے ترس آیا اوسکو گود مین اٹھا لیا اور ایک آواز قافلہ مین دی کہ جو دودہ والی عورت اسکی پرورش کرے اوسکی عوض مین تنخواہ اور کہانا کپڑا اوسکے پالنے والی کا میرے ذمہ ہے مرزا غیاث کو اسوقت یہ سہارا ہفت اقلیم سے بڑہ کر معلوم ہوا فوراً قبول کر لیا کچہہ دنون بعد جو سوداگر کو مرزا غیاث کی لیاقت اور خاندان کا حال معلوم ہوا تو بہت افسوس کیا اور وعدہ کیا کہ ہندوستان پہنچکر دربار اکبری مین پہنچا دینگے آگے تمہاری تقدیر ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہوتا ہے کہان کہ یہہ وثوق بہت ممنون و مشکور ہوا غرضکہ اُن راست بازون تے ہندوستانمین ہوچکر

دربار مین پہنچا دیا ہمایون بادشاہ جب ہرات مین پہنچے تھے تو خواجہ محمد شریف یہانکا حاکم تھا اوسوقت
مین بادشاہ کی بہت سی خدمت کی تہی مرزا غیاث نے باپ کے حقوق کو سفارش مین پیش کیا اور
چونکہ خود ہی محاسب اور خوشنویس شاعر اور خوش تقریر تہا دیوان بیوتات ہوگیا مرزا غیاث کے
دو بچے ایک وہی لڑکی مہر النسا عرف نورجہان جو اُس مصیبت کے وقت مین پیدا ہوئی تہی اور ایک
آصف جاہ آن دونونکی ایک ایک بیٹی نورجہان نے اپنی بیٹی جو شیر افگن خان سے تہی شہریار سے منسوب کر دی اور آصف جاہ نے
اپنی بیٹی ممتاز محل شاہزادہ خرم یعنے شاہجہان بادشاہ سے آصف جاہ نے گہر مین سلطنت لینے کیواسطے
جب نورالدین جہانگیر کا انتقال ہوا اور نورجہان نے چاہا کہ شہریار کو سلطنت ہو تو اس حادثہ کی وقتین بہن کو
قید کر دیا اور شاہجہان کو سلطنت دلوائی انہین ملکہ صاحبہ کے شکم سے چار بیٹے داراشکوہ عالمگیر اور شاہ شجاع
اور مرادبخش پیدا ہوئے چونکہ یہہ ملکہ صاحبہ نہایت لیق اور خلیق تہین اسوجہ سے بادشاہ کو انسے بہت رغبت تہی
جب کاسہ عمر لبریز ہونے پر آیا تو انہین حمل رہا جب ولادت کا وقت قریب آیا تو اندر کاروان دائیان دربار حکیم حاذق
جمع ہوئے اور قریب تہا کہ بچہ پیدا ہو کہ دفعتہً پیٹ مین سے بچی کے رونے کی آواز آئی سب سنکر حیران بلکہ ہراسان ہوئے دانشمند سمجہے کہ
زندگی کی فاتحہ پڑہو اور تہیہ عدم کرو مہلت ایکدم کی نہین یہ الٹی بات نہ دیکہی تہی نہ سنی تہی آجتک جسکو جام اجل سمجہے اوس نے ایسی حالت
مین بڑی ہوشیاری اور استقلال سے بادشاہ کو خبر کرائی اور بلاکر کہا کہ دو وصیتین مین کئے جاتی ہون اسپر عمل کرنا ضرور نہایت
اُس سے نہ پہرنا ورنہ خونکی لہو گی اور میری روح بیچین رہیگی قبر سے بیٹ نہ لگی گی ایک تو یہہ کہ میری قبر پر ایسی عمارت بنوانا کہ
عالم مین یادگار رہے دوسرے میرے بعد اور شادی نکرنا ایسا نہو کہ سوتیلی بہائیون مین فساد پہیلے اور میرے بچونکی
جانین تلف ہون یہ خبر نہ تہی کہ آپس ہی مین ایسے فرعون بے سامان ہو جاوینگے کہ دشمن بہی درد انسانی
ایسی حالت مین رحم کرینگی لیکن یہہ اپنی قساوت قلبی سے اسطرف توجہ بہی نکرینگے ایک کے خونکا ایک پیاسا ہوگا
الغرض انتقال ہوا تو بادشاہ نے حسب وصیت انکی قبر پر ایسی عمارت بنوا دی کہ جسکا نظیر آجتک
نہین چنانچہ آگرہ مین تاج گنج موجود ہے اور زندگی بہر اور شادی نہین کی۔

شبیہ دلپذیر ممتاز محل

یہہ تصویر نہایت صحیح بصرف زر کثیر مطابق فوٹو بنائی گئی ہے

نواب شرافت محل صاحبہ

عصمت آموز خلوتیان خلوت افروز عصمتیان زبیدہ کردار زہرا مثال بلقیس منش مریم خصال
چمن طراز گلشن جہانبانی نخل بند ریاض کشورستانی عنوان شرفنامہ شہنشاہی مضمون دیوان فرمانروائے
طالع طلوع شہریاری ساطع سطوع کامگاری سطر سطیر نوازش نوال مہر منیر عظمت و اجلال سلیم الطبع کریم النفس
کافی العزت وافی الشرفت رشک دہ خورشید ہمہ ماہ مطمح نظر شاہنشاہ یعنی جناب نواب شرافت محل صاحبہ
بنت سعید ناصر علی جنکی لیاقت کو ایک عالم جانتا ہے شرافت کو ایک جہان مانتا ہے نہایت شکیلہ جمیلہ عابدہ
زاہدہ پارسا سیدانی تہین انکی اکثر اوقات عبادت الہی مین گزرتی تھے یا ریاضت مین ٹری خدا رسیدہ
تہین انہیں کاستایا - کردار ہم خدا حق و باطل ؎ دوجہان مزرعیست او حاصل ؎ صرف نیکان ہمہ تو الایش -
بر بدان ضرب تر الیش ؎ در عبادت زہی تنومندی ؎ بندگی در خور خداوندی ؎ در عبادت بہ گفتن و دیدن ؎
طرز او طرز حق پرستیدن - ان بیگم صاحبہ کو علما و فضلا سے بہت رغبت تہی جاہلونکو بار نہ ملتا تھا بیوقوفونکا نام نہین
دم تھا عقلمند بہت سنبہلکر عرض معروض کرتی تہی دانشمند دم تقریر لغلین جہانکتے تھے - فکر رسا کا حرف گیری سے
ترسان رہتا تہا بلکہ حواس ادراک نہ بجا رہتا تھا - رموز حکمت سے وہ شوق تھا کہ جس سے ایک حجاب پر فوق تھا ذات
یہی شغل تھا ذوق تھا اوسپر خلق عظیم کا ہونا مافوق تھا - نہایت خوش خلق سخی کریم النفس شریف پرور شعر
ز جودش قطرۂ در لجہ گنجید ؎ ز خلقش نفخۂ در غنچہ پیچید ؎ محل تواضع مین خاکپائی گدا حلم مین کوہ استوار پا سادگی
مین وہ بناؤ کہ ہزار بناؤ مین حور عین ویسی نہ بن سکی - شیرین سخن ایسی کہ حسن گلو سوز کا دم بند کردین شکر ریز جب باہری
طعنہ ماری مصری ہونٹ چاٹی قند کی لب بند ہو جاوین شعر حلاوت چاشنی گیر از بیانش ؎ بشیرینی ہو طفلان زبانش ؎
چنا شیرین کند ہر حرف حنظل ؎ کہ بشیرینی کند در گوش ہاتل ؎ بات وہ بات کہ سحبان کو حیرانی ہو - بلاغت پانی پانی ہو
فصاحت شرمائی سلاست نہر کہا جائے ؎ شعر ز شاگردیش استادان سخن ؎ ساز نزاکت را طبعش ناز بر ناز ؎
بآن رنگینی انکاہ او ردیاد - کہ کوہ از بار رشک آید بفریاد - گات وہ گات کہ زلیخا جیسی کے ہو جاوے یوسف
ہو تو سامنے نہ آوے پہری بہت جاوے - زہرا حسن صبیح کو نثار کرے تلوی ہو ہو دہو کر ہی باندیگری

اختیار کرے شعر ہمایون پیکری از عالم نور ۔ باغ خلد را کرده غارت حورۂ فروزان لمعہ نور از جنبش
مہ خورشید را رو بنہ منش ⁂ اگر اوسکی سخن سرائی کا وصف کاتب تقدیر رقم کرے تو افراط تحریر سے
صفحۂ دہر پر بقیۂ بین السطور مٹ جاوے سخن غیر کہین ٹہکانا نہ پاوے ۔ اور جو حیا سے چپ ہو تو
عنقائی معدوم آسانی سے ملجائے مگر اوسکے منفذ سخن کا کوئی پتا نپاوے اگر فکر دقیقہ بین سعی
کرے دوربین لگائے عینک چڑہائے مگر مونہہ کی کہائی لنا ور کالمعدوم کہکر چپ ہو جاوے
شرم تفحص سے سر نہ اٹھائے غرض کہ حیلۂ آبلہ پائے سے جان بچائے ۔ دانایان ہمعصر کو اس
لیاقت پر حسد ہوتا تھا ۔ خوبرویان ہمنشین کو اس سبقت قدرتی پر رشک تھا اونکی سلیقہ کے سامنے
بڑے بڑے جزورس حیران رہتے تھے چڑتے تھے کہسیانے ہوتے تھے داب و شوکت جو
حوصلہ سلطنت نماسی نمایان تہی اوس سے بڑے بڑے سردار تہراتے تھے ادب سے
سر نہ اٹہاتے تھے واقعی سرنگونی اونکے لئے لوہے کو کاٹ تھا عجز و انکسار بڑی پناہ
اور سنگین اوٹ تھا ۔ عہد ولیعہدمین محمد ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ نے
بڑی تمنا اور آرزو سے ان سے نکاح کیا فرزند سعادت نشان اور ایک دختر
نیک اختر انکے بطن سے پیدا ہوئی انکا بہت بڑا واقعہ یہ ہے کہ ولیعہدی مین بادشاہ نے
وعدہ کیا تھا کہ سلطنت مین مسند نشینی تمہین کو عطا ہوگی مگر جب بادشاہت کے
وقت مین بادشاہ نے وعدہ وفا نہ کیا تو انھون نے کنارہ کشی کرکے قلعہ کی
ریاست تک چہوڑ دی اور پہر بادشاہ سے کچہ تعلق نہ رکہا ۔ اور سنہ ۱۸۶۱ عیسوی مین
دار فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرمائی ۔

ابیات

ای عدم زادہ وجود طراز	نیستی نقش حیرت آینہ ساز
در شگنج دو نیستی جایت	وین ہمہ شوخی من و مایت
اولت ہیچ آخرت معدوم	وسط اندیشہائے نامفہوم

یہہ تصویر نہایت صحیح مطابق فوٹو بنائی گئی

نواب موتی محل صاحبہ

نغمہ سرایان شیرین ادا و خوش الحانان رنگین صدا یون الاپتی ہین کہ یہ بانوی بزم گاہ ارم خاتون عصمت کدہ
ترم والا نظر خورشید پایہ بلند اختر سپہر پایہ روشن جبین انجمن آرائے بر جبیس فطرت خورشید رائے منتخب مجموعہ فضائل دیباچہ دیوان
کمال شمع انجمن شہنشاہی نمایش دہ فرمانروائی فص خاتم نامدارے نقش کارنامہ معنی نگارے ہوش ربائی یوسف طلعتان حسرت افزائی
ملکوتیان یعنی جناب نواب موتی محل صاحبہ شہنشاہ کیوان جاہ محمد ابو ظفر بہادر شاہ بادشاہ کی ارباب نشاط مین تہین ابتک نام
تک تعلیم پاتی رہین جب انکی علم موسیقی مین بہت سی عمر صرف ہوئی تو طبیعت حاضر ہے اپج کی لینے لگی مطربان ہمعصر کے
کانا گوشی کرنے لگی خوش آوازی کی شہرت کا وہ شاندیانا کہ نقش خیال و بسی گردون پر رہ گیا الاپ وہ سریلی کہ جس سے
خفتگان خاک بیدار ہوکر سر دہنتی لگی منکر سن ہو گئے بلند آوازی وہ عرش شانی کہ ساکنان طبقہ اعلی کو لوری ہوگئی غزل گانیمین
وہ صفائی کہ خیالی شاہد فرضی معشوق کی تصویر کہیچدی ٹھمرین پیا کی صورت اینچدی سرت مین وہ انداز کیا گویا یار بدیگیما کو اوسکا
ہمراز کیا گنگرہ سی وہ سریلی کرتا تنین کی رنگین خیالی ہین بہیدا پڑا مجبور حلقہ بگوشی کا دم بہرا تال تی ہبی راگ سے سم کا
ہلکہ لیا کہ آسمان پیر زہرا کو زہر دیا مشتری کا دم بند کر دیا۔ ٹپہ ہی تانسے گایا کہ جس سے گنبد گردون گونج اٹھا مدہم و پنچم کا
سبہاؤ کہ سر سے سو کا کلاونت بیجا دیکھتی تھے نام پر کان پکڑتی تہی اور ہاتھ دلمنتی تہی ع مدید نغمہ بر لب شیان ساخت + ترنم خانہ
در کام و زبان ساخت + غرضکہ غلغلہ خوش آوازی ملکوتی فریبی و زاہد گدازی کا تو سمع اقدس تک پہنچ چکا تھا کہ ایکدن نصیب
عروج پر آیا تقدیر یاوری طالع تی رہبری کی۔ کہ جشن کے دن مبارکبادی کے لئے حضور نے یاد فرمایا بھیر بڑی ترک ادر
ٹھاٹھ باٹ سے حاضر حضور والا ہوئین اوسوقت انکی رتی ساتھی جو انداز حاشیہ نشینان بساط اعلی انکا تیہ میزان
عقل مین تولتی جو نکتے تھے سلطنت عنبر عنبر ورنبین نہ اتری تہی او سکا ہر کیا کہنا اقبال
دست بستہ حاضر تہا نصیب غلامی بین فخر کرتا تھا کہ ملاحظہ ادب سے آداب بجا لائین حضور کی جو نظر پڑی
ہلاہلا جانی عاشق ہوگئے اور ادہر خاتون عصمت پناہ کی صورت پر کی معلوم ہو کہ مرغ دل بسبب عمر کی ہردا
بھول گیا ایک ایک انداز نشتر ہو گیا شعر بہار عارضش بوقت دیدار + لطافت چون عرق بیران رخسار +
نہان در گیسوا دلیلہ نہفتہ + عیان از جبہا و مطلع الفجر + کمان ابروان آفت جان + ہر گاہ سیاہ تیر باران +

غزالِ چشم تکلیف رم ہوش + نگاہِ مست صد پیمانہ در جوش + نہ مژگان چنگل شاہین تقدیر +
ربودہ دل ز دست مرغ تدبیر + ہوا تار از زلفِ ادھم تسلسل + عیان از پیچ و تابش مرگ ستیل + قد او
از قیامت یکقدم پیش + خرامش خضر راہِ رفتنِ خویش + تھوڑی دیر بعد جب افسونِ حیرت کم ہوا حقلِ آل اندیش
حاضر ہوئے حواسِ باطنی کو ہمطا تو نظرِ تعمق سے ملاحظہ فرمایا تو پایا قت رخ انور سے مہر کی مانند تابان اور اخترِ رفعت طلعت
زیبا کو طالع سلطنت تماسے درخشان دیکھا۔ اور بتاثیر سحر فریدہ دہر وزیری جبہہ مہر سیما اور جبین مشتری سے ضیا جلوہ پیرا
نظر آئی اور نیرِ اقبال و دولت کی چمک دمک شمع طور سے زیادہ پائے شعر پیکرش کان سر بسر نورِ صفات ست + سایۂ انوار خورشید
نفاست + منّہ زلفش شدہ گر در تاب و تب + تا بیند مطلع رویش بشب + سلطنت را تورِ طلعت شد دلیل +
مظہرش از غیب شد سلطان خلیل + اوسوقت عشق حیلہ ساز معشوق نواز نے سارونکی خوش آوازی اس ہم دم دمساز
کے سلسلہ ایسی ساز اور بہا یک گوش گذار کئے کہ غیرت محبت جوش مین آگئی اور الفت نے وہ رنگ جمایا کہ اوسیوقت
حمام کا حکم دلوایا ہمیشہ کے لئے زمرہ ارباب نشاط سے بری کرایا بھاری خلعت دلوایا بڑی اعزاز و اکرام سے محل خاص مین
نہایت اختصاص سے داخل کرایا **نظم** زچرخ یادگر فتست شیوہ خدمت + کہ ہر چہ خاطر شہ خواستہ است
کردست + وگر سرا مداہل فراستش خوانند + بجاست خدمت شاہ ضمیر دان کردست + غبار گیری شاہش
فزودہ قیمت و قدر + بکوزہ و غم شادیش امتحان کردست + غرضکہ یہہ حضرت عشق کی خوبیان ہین
کہ آن واحد مین کیا گل کہلایا کیسی نسیم عطر آگین چلائی کہ آناً فاناً مین دماغ شاہ کو معطر کر دیا کیا ہرا باغ
دکہایا کہ ایکدم مین نہال کر دیا **نظم** عشق ہے تازہ کار تازہ خیال + ہر جگہ اسکی ایک نئی ہے چال +
کہین آنسو کی یہہ سرایت ہی + کہین یہہ خونچکان حکایت ہی + گہ نمک اسکو داغ کا پایا + گہہ پتنگا چراغ
کا پایا + کہین طالب بنا کہین مطلوب + اسکی باتین غرض ہین دونو خوب + ان خاتون دیباجہ
کامگار سے دو فرزند پیدا ہوگے اور اس دار ناپایدار مین ۷۴ برس کی عمر پائی اور ۵۶ سنہ ۸ اھ سبعین جہان
فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرمائی +

رباعی

این عمر کہ بنتاب ببینی آنرا + نقشیست کہ بر آب ببینی آنرا +
دنیا خوابیست زندگانی در وے + خوابیست کہ در خواب ببینی آنرا +

شبیہ بیبی پیروتی محل

یھہ شبیہ نہایت صحیح مطابق فوٹو بنائی گئی

نوابہ زینت محل صاحبہ

معین پایہ خلافت منیر قانون دولت محرم رموز خسروانی انیس طرز خاقانی گوہر شاہوار جہانداری در یتیم بختیاری چمن پیرایہ حدیقہ ملک و مال ترقی دہ اقبال اید اتصال گنجینہ جواہر سلطنت کلید خزانہ شوکت نسیم روضہ جہانبانی شمیم باغچہ کشورستانی چہرہ آرائے مرقع صولت صورت طراز معنی دولت یعنی جناب نواب زینت محل صاحبہ بنت نواب احمد قلی خان بہادر بغایت شکیلہ با پر سالیق بساعت سعید سنہ ۱۲۴۸ھ مین رونق بخش آغوش مادر ہوئین اس امیر نے شاہی طور پر تعلیم دی اور چند شرافت زادیان سہیلیان اپنے نور بصر لخت جگر کیواسطے بھر تفریح مقرر کین چونکہ طبع عالی اثر پذیر اندر زتھی کم سنی ہی مین وزیر زادی نے وہ لیاقت پیدا کی کہ بادشاہ زادیونکو بڑہاپے تک نصیب نہین ہوتی اسوجہ سے تمام خاندان مین دانش و سلیقہ کا شہرہ ہوگیا والدین کی علاوہ سارا خاندان آنکہونکی تپلی کلیجہ کا ٹکڑا سمجھنے لگا غرضکہ جسنے سنا شیدا ہوگیا شدہ شدہ یہہ خبر کسی نمکخوار قدیم نے سمع اقدس محمد ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ تک پہنچائی کہ وہ رونق بوستان سلطنت ایسے خوبصورت ہی کہ جسکی جلوہ حسن عالم افروز سے عروس فورانی نقاب چرخ چارم چادر شفق مین بصد حجاب روپوش ہی اور عندلیب خوش نوا نظارہ جمال پر جلال سی سد گلشن در آغوش ہی قمری و بلبل اوس سرو نوخیز حدیقہ سلطنت گل گلزار دولت کی زیارت قد بالا کی شوقین حلقہ اطاعت در گردن اوارہ چمن ہی فاختہ وار کوکو کنان گم کردہ آشیان ہی اور شمع محفل افروز چرخ اطلسی ہوائے ضیا رخسار تابان سی غیرت پرداز ہے اور بار حلم و وقار سی کمر کوہ فلک کوزہ پشت دوتا ہے قدمبوسی کو بصد حسرت جھکا ہے بادشاہ اشرف سنتے ہی فریفتہ و مفتون ہوگئی اور فوراً دستخطی شقہ نواب احمد قلی خان کو ارسال فرمایا امیر نے استقبال کرکے شقہ سر پر رکھا آنکھو نسے لگایا کھولکر جو پڑہا تو غیرت سے زمین مین گڑ گیا اپنی جان کو جوہر کرنے کو جی چاہا مگر حکم حاکم مرگ مفاجات سمجھا کہ انکار مین کرکری ہوگی کوئی جوڑ ایسا چلنا چاہیے کہ جس سی بادشاہ انکار کہرے اور جو اقرار کرے تو سات پشت تک کیواسطے ملاپ کی رکاوٹ کہین سنجائی اور دمبے سنے تو سلطنت گہر مین آئے ایک عرضی مین بہت ہوا ربانہ اور اظہار کیا کہ غلام نادیکو حضور کی خدمت مین نذر کرنا دہ تو جہا تک

سعادت ہی لیکن حضور کی جبلی عاطفت مین جو ابر و پیدا کی ہی اوسکا خیال ہے کہ ایسی طور سی ہو کہ مذکی چشمون مین
افتخار کا باعث ہو اور اوسکے آگے کچھ شرطین جو اوسکی حوصلہ کے طرح کی تہین کین یہان بردباری اور سلیقہ
اور دانشمندی سے اونکا پہلے ہی منصوبہ ہو چکا تہا مفت کرم داشتن کا موقع بادشاہ کو خوب
ہاتھ لگا تہا اوسکی آرزو کا احسان اوسی پر رکھا یعنے سب شرطین منظور فرمائین ساعت سعید کی اطلاع
دی یہان آسی ہی بڑی دہوم دہام سے تیاری کی ہزارون روپیہ کا جہیز اور ہاتہی اور گھوڑی بیٹی
کے لئے اور کشتیان قیمتی تہانون اور جواہرات اور اشرفیونکی بادشاہ کی نذر کیواسطے سجائین غرضکہ
بادشاہ نے بروز مسعود سنہ ۲ جلوس مین اپنے منجہلے بیٹے مرزا محمد شاہرخ بہادر مختار الملک کی ہاتھ اپنا ٹیکا
اور تلوار بہیجی مرزا صاحب بہادر بعد نکاح خوانی کے قلعہ معلے مین ساتھ لائے تہے وزیرزادی نے ایکسو ایک اشرفی
کی نذر دی باپ کیطرف کی کشتیان ملاحظہ مین پیش کین بہالسے ہی دوسرا خلعت اور رقومات زیور
عطا ہوئین دوسرے روز نواب احمد قلی خانکو سات پارچہ کا خلعت عطا ہوا اور ملکہ صاحبہ کو حکم مسند نشینی اور
جہنڈا اور نالکی وغیرہ یعنی لازمہ مسند نشینی عطا ہوا بیگم صاحبہ نے اوسکی شکریہ مین پہر ایکسو اشرفی نذر کین
پہر حسب درخواست نواب احمد قلی خان اکثر کارخانہ مثل جواہرخانہ و توشہ خانہ وغیرہ وغیرہ عطا ہوئے
عقد کے ایکسال بعد انکی بطن سے شاہزادے مرزا جوان بخت بہادر پیدا ہوئے بادشاہ نے انکی واسطے بہت
لاگت کی ایک حویلی انکی باپ کی حویلی کے پاس بنوادی جسکی دروازہ پر یہہ تاریخ کندہ ہے تاریخ
کرد ظفر زینت محل تعمیر قصر بیبدل + شد بہر محل سال بنا این خانہ زینت محل + اور جب
مرزا شاہرخ بہادر کا انتقال ہوا تو تمام فوج اور خاندان اور محلات اور رئیس اور امیر کی تنخواہ اونہیں کے
ہاتون تقسیم ہونے لگی غرضکہ امور کلیات اور جزویات پر انکا قبضہ ہو گیا اور سنہ ۱۸۵۷ عیسوی تک یہہ
ملکہ صاحبہ اسی عہدہ پر مختار رہین پہر نصیب کے شامت تقدیر کی گردش نے عروج کیا سنہ ۱۸۵۷ع مین
کالے گورون کا جہگڑا ہوا گہر تدہ بگڑ گیا سب منصوبہ غارت ہو گئی بادشاہ معزول ہو کر رنگون بہیجی گئے
اونکی ساتہہ بہی ملکہ صاحبہ معہ شاہزادہ جوان بخت و مرزا شاہ عباس و دیگر حرمات کی بہیجی گئین اور پانسو
سرکار نے ماہواری انکے مقرر کئے اب تک رنگون مین حیات ہین فقط

شبیہ زینت محل

یہہ تصویر نہایت صحیح بصرف زر کثیر مطابق فوٹو بنائے گئے ہے

نوابہ زینت محل صاحبہ

معین پایۂ خلافت منیر قانون دولت محرم رموز خسروانی انیس طرز خاقانی گوہر شاہوار جہانداری در یتیم بختیاری چمن پیرایہ حدیقہ ملک و مال ترقی دہ اقبال ابد اتصال گنجینہ جواہر سلطنت کلید خزانہ شوکت نسیم روضہ جہانبانی شمیم باغچہ کشورستانی چہرہ آرائے مرقع صولت صورت طراز معنی دولت یعنی جناب نواب زینت محل صاحبہ بنت نواب احمد قلی خان بہادر بعنایت خالق یار پسالیق بساعت سعید ۱۲۴۸ھ میں رونق بخش آغوش مادر ہوئیں اس امیر نے شاہی طور پر تعلیم دی اور چند شہزادیاں سہیلیاں اپنے نور بصر لخت جگر کے واسطے بہر تفریح مقرر کیں چونکہ طبع عالی اثر پذیر اندر زتہی کم سنی ہی میں وزیر زادی نے وہ لیاقت پیدا کی کہ بادشاہ زادیوں کو بڑہاپے تک نصیب نہیں ہوتی اس وجہ سے تمام خاندان میں دانش و سلیقہ کا شہرہ ہوگیا والدین کی علاوہ سارا خاندان آنکھ کی پتلی کلیجہ کا ٹکڑا سمجھنے لگا غرضکہ جسنے سنا شیدا ہوگیا شدہ شدہ یہہ خبر کسی نمکخوار قدیم نے سمع اقدس محمد ابو الظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ تک پہنچائی کہ وہ رونق بوستان سلطنت ایسے خوبصورت ہیں کہ عکس جلوہ حسن عالم افروز سے عروس نورانی نقاب چرخ چارم چادر شفق میں بصد حجاب روپوش ہی اور عندلیب خوش نوا نظارہ جمال پر جلال سے سد گلشن در آغوش ہی قمری و بلبل اوس سرو نوخیز حدیقہ سلطنت گل گلزار دولت کی نیازمند بالا کی شوقین حلقہ اطاعت در گردن اوارہ چمن ہی فاختہ وار کوکوکنان گم کردہ آشیان ہی اور شمع محفل افروز چرخ اطلسی ہوا یے ضیاء رخسار تابان سے غیرت پر دار ہے اور بارہ حلم و وقار سے کمر کوہ فلک کوزہ پشت دوتا ہے قدمبوسی کو بصد حسرت جہکا ہے طبع اشرف سنتے ہی فریفتہ و مفتون ہوگئی اور فوراً دستخطی شقہ نواب احمد قلی خان کو ارسال فرمایا امیر نے استقبال کرکے شقہ سر پر رکہا آنکھوں سے لگایا کھولکر جو پڑہا تو تعجب سے زمین میں گڑ گیا اپنی جان کو جوہر کرنے کو جی چاہا مگر حکم حاکم مرگ مفاجات سمجہا کہ انکار میں کرکری ہوگی کوئی جوڑ ایسا چلنا چاہئے کہ جس سے بادشاہ انکار کرے اور جو اقرار کرے تو سات پشت تک کیواسطے ملاپ کی رکاوٹ کہیں نجائی اور دھیب بنے تو سلطنت گہر میں آئے ایک عرضی میں بہت ہوشیار رہا تہا اور ظاہر کیا کہ غلام زادیکو حضور کی خدمت میں نذر کرنا دہ نوجہا نگی

سعادت ہی لیکن حضور کی طبل ملاطفت مین جو ابرو پیدا کی ہی اوسکا خیال ہے کہ اوسی طور سی ہو کہ ذوقی کا موجب
افتخار کا باعث ہو اور اوسکی آگے کچھ شرطین جو اوسکی جو مسکہ طرح کی تہین کہین یہان بردباری اور سلیقہ
اور دانشمندی سے سنکہ پہلے ہی منصوبہ ہو چکا تہا صفت کرم داشتن کا موقع بادشاہ کو خوب
ہاتہہ لگا تہا اوسکی آرزو کا احسان اوسی پر رکہا یعنے سب شرطین منظور فرمائین ساعت سعید کی اطلاع
دی یہان اسی ہی بڑی دہوم دہام سے تیاری کی ہزارون روپیہ کا جہیز اور ہاتہی اور گہوڑی بیٹی
کے لئے اور کشتیان قیمتی تہانون اور جواہر اور اشرفیون کی بادشاہ کی نذر کیواسطے سجائین غرضکہ
بادشاہ نی بروز سہ شنبہ ۲ سنہ جلوس مین اپنے منجہلے بیٹے مرزا محمد شاہرخ بہادر مختار الملک کی ہاتہہ اپنا ٹیکا
اور تلوار بہیجی مرزا صاحب بہادر بعد نکاح خوانی کے قلعہ معلے مین ساتہہ لائی آتے ہی وزیرزادی نی اکیس ایک اشرفی
کی نذر دی اپنے باپ کیطرف کی کشتیان ملاحظہ مین پیش کین یہان سے بہی دو سو خلعت اور رقومات زیور
عطا ہوئین دوسرے روز نواب احمد قلی خانکو سات پارچہ کا خلعت عطا ہوا اور ملکہ صاحبہ کو حکم مسند نشینی اور
بہنڈا اور نالکی وغیرہ وغیرہ بہی لوازم مسند نشینی عطا ہوا بیگم صاحبہ نے اوسکی شکریہ مین پہر اکیس اشرفی نذر کین
پہر حسب درخواست نواب احمد قلی خان اکثر کارخانے مثل جواہر خانہ و توشہ خانہ وغیرہ وغیرہ عطا ہوئے
عقد کے ایکسال بعد انکی بطن سے شاہزادے مرزا جوان بخت بہادر پیدا ہوئے بادشاہ نی انکی واسطی بہت
لاگت کی ایک حویلی انکی باپ کی حویلی کے پاس بنوادی جسکی دروازہ پر یہہ تاریخ کندہ ہے تاریخ
کرد آنکہ ظفر زینت محل تعمیر قصر بیبدل + شد بہر محل سال بنا این خانہ زینت محل + اور جب
مرزا شاہرخ بہادر کا انتقال ہوا تو تمام فوج اور خاندان اور محلات اور رئیس اور امیر کی تنخواہ انہین کی
ہاتون تقسیم ہونے لگی غرضکہ امور کلیات اور جزویات پر انکا قبضہ ہو گیا اور ۱۸۵۷ء عیسوی تک یہہ
ملکہ صاحبہ اسی عہدہ پر مختار رہین پہر نصیب کی شامت تقدیر کی گردش نے عروج بکمال ۱۸۵۷ء مین
کالے گورون کا جہگڑا ہوا گہر بنا بگڑ گیا سب منصوبہ غارت ہو گئی بادشاہ معزول ہو کر رنگون بہیجے گئے
انکی ساتہہ یہہ ملکہ صاحبہ معہ شاہزادہ جوان بخت و مرزا شاہ عباس و دیگر حرمات کی بہیجی گئین اور پانسو روپیہ
سرکار نے ماہواری انکے مقرر کئے اب تک رنگون مین حیات ہین فقط

شبیہ زینت محل

یہہ تصویر نہایت صحیح بصرف زر کثیر مطابق فوٹو بنائے گئے ہے

نواب زیب النسا بیگم صاحبہ

قرۃ باصرہ بزم شہریاری دُرِ دریای نامداری دیباچہ نسخہ سلطنت فاتحہ کتاب شوکت وجلالت خلاصہ دودمان شاہی زبدہ خاندان فرمانروائی عنوان صحیفہ خاقانی فہرست جریدہ گیتی ستانی نسخہ ہدایت متانت مجموعہ جامع گیاست سرو جویبار بختیاری ابروے بہار کامگاری درۃ التاج عفت واقبال فرق عصمت واجلال یعنی جناب نواب زیب النسا بیگم صاحبہ بنت خلد مکانی محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ اس مہر سپہر خلافت طالع طلوع سعادت نے دل رس بانو دختر شاہ نواز خان کے بطن سے دسوین شوال ۱۰۴۸ھ سنہ ہجری مین بساعت شرف مہتاب نزول اقبال فرمایا عالمگیر بادشاہ کی پانچ فرزند جگر پیوند اور پانچ دختر نیک اختر اونمین سے یہہ گردون توقیر صدف خلد منزل سلطان المعظم ملقب بشاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ سے چہوٹی تہین اور سب سے بڑی ۔ انکی ذہانت اور فطانت کا شہرہ بچپن ہی سے نزدیک و دور مشہور ہو گیا تہا جنت آشیانی مجمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ اس نور چشم حافظ کو آنکہونکی عینک سمجہتے تہے اور بہت بہائی انکے حق مین اس عنایت سے دل ہی دل مین زیر و زبر ہوتے تہے لیکن کسیکی پیش نہ چلتی تہی ۔ چونکہ اس حافظہ عابدہ کو تلاوت سے بہت شوق تہا اور ساتھ ہی خوش آواز یکا ہونا حرف بالتشدید مافوق تہا اسوجہ سے اکثر جنت آشیانی قران شریف انسے سنا کرتے تہے صحت الفاظ مین شد و مد اور ادائے مخرج کا ڈہنگ ایسے طور سے تہا کہ قاریان ہمعصر اوسکے میدان جہر کے وقت تہے شاگردی لازم جانتے تہے مداحی جایزہ سمجہتے تہے سبک خوان ایسی کہ یہہ دشوار گذار ہفتخوان اسکی روز کی اکمنزل تہی خوش نویس ایسی کہ بڑے بڑے جواہر رقم مرفوع القلم مانتے تہے نسخ و نستعلیق مین ہوستاد جانتے تہے دایرہ کی گردش آفتاب کو نیچا جہکاتی تہی اور اوسکا سواد و بیاض لیل و نہار کو آنکہہ دکہاتا تہا آفتابی دایرہ کو آفتاب گیر نیلگون پر سے جہانکتا تہا رشک سے تن آفتابی مین جوش مارتا تہا مگر دفترین مہتابی تک

وجہ جس سے مقابل نہ ہو سکتا تہا مزید برآن یہہ کہ ہماد ہو کہہ کھاتا تھا اپنے بیٹے سمجھکر سہتے اتا تھا کشش کا وہ زور تہا
کہ معنی جر ثقیل کمزور تہا۔ شعر و سخن مین اگرچہ سعید اشرف پسر مصالح ماژندرانی اصفہانی کی شاگرد رہے
صاحب دیوان ہوئے مگر اونکا طایر وہم سریع الفہم بہی اوسکی نازک خیالی کی گرد کو نہین پہنچتا تہا مضمون کے بندش
وہ موزون کہ گویا عروس سخن کو زیور پہنا دیا بطور نمونہ کی چند شعر واسطے اہل مذاق و صاحب انصاف کے تحریر
کیے کہ مشتی نمونہ از خروارے ہو جاوین اور مقابل کے دروغ و کذب مین امتیاز اور کہوٹے کہرے کی پرکہہ کرلین شعر ہست
برگ گل بعشقان بر مزار ما + بس نازکست شیشۂ دل در کنار ما + دیگر گرچہ من لیلی اساسم دل چو مجنون در
ہوا ست + سر بصحرا میزنم لیکن حیا زنجیر پاست + مشہور ہے کہ اس شعر کا جواب عاقل خان رازی نے دیا تہا شعر
عشق تا خام ست باشد بستہ ناموس و ننگ + پختہ مغزان جنون را کی حیا زنجیر پاست + اس شاعرہ حاضر جواب نے کیا لطف
سے رد کیا ہے شعر پاکبازان محبت را حیا باشد ام + چون تو مرغ بحیا را کی حیا زنجیر پاست + الدعا یہہ معنی مشکل
کو لباس سہالی مین وہ زیب دیتے تہی کہ دماغ تخیلہ اوس سے بہتر اور جامہ اوسکی لئے قطع نہین کر سکتا - روا روی
بہی کوی شاعر فرد زمانہ اوسکے مقابلہ مین سخن سرائی کا دم نہ مار سکتا تہا سب کا قافیہ تنگ تہا اسیوجہ سے
نتیجہ شاعرانہ عروج پر آیا شیرازہ سخن یعنی سرمایہ داران نظم نثر ہو گئے عار نہ اوٹھا سکے آخر سلطنت سے
قطع تعلق کیا گویا عرش آشیانی ابو الفتح جلال الدین اکبر بادشاہ امیر ارباب نشاط کو دوسرا خلعت عطا ہوا
قطع نظر صفات مذکرہ بالا کے طبیعت گوید لہجہ ایسی تہی کہ بات بات مین پہول جہڑتے تہے بڑا مشہور
واقعہ اس عابدہ کا یہہ ہے کہ اسنے اپنی شادی نہین کی اور دم واپسین تک باعصمت رہی
اور پینسٹھہ ۶۵ برس کی عمر پاکر سنہ ۱۳ ہجری میں دار فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرمائی اورنگ آباد
مین عالمگیر کے مقبرہ کے پاس اسکا مقبرہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور وہین دفن ہے شاہ بہاؤ الدین
صاحب متخلص بشیر نے اسکی یہہ تاریخ لکھی ہے

تاریخ

یہہ تاریخ مخفی ام ہیہات +
دو خلی جنتی بشیر نگاشت +

شبیہ دلستان زیب النسا

یہہ تصویر بصرف زر کثیر مطابق فوٹو بنائے گئے ہے

نواب زیب النسا بیگم صاحبہ

قرۃ باصرۂ بزم شہریاری دُرِّ دریای نامداری دیباچہ نسخہ سلطنت فاتحہ کتاب شوکت و صولت خلاصہ دودمان شاہی زبدۂ خاندان فرمانروائی عنوان صحیفہ خاقانی فہرست جریدۂ گیتی ستانی نسخہ درایت و متانت مجموعہ جامع گیاست سروجویبار بختیاری آبروے بہار کامگاری درۃ التاج عفت و اقبال افسر فرق عصمت و اجلال یعنی جناب نواب زیب النسا بیگم صاحبہ بنت خلد مکانی محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ اس مہر سپہر خلافت طالع طلوع سعادت نے دل رس بانو دختر شاہ نواز خانکے بطن سے دسوین شوال سنہ ۱۰۴۸ ہجری مین بساعت شرف آفتاب نزول اقبال فرمایا عالمگیر بادشاہ کو پانچ فرزند جگرپیوند اور پانچ دختر نیک اختر اونمین سے بیہ گردون توقیر صرف خلد منزل سلطان معظم ملقب بشاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ سے چہوٹی تہین اور سب سے بڑی - انکی ذہانت اور فطانت کا شہرہ بچپن ہی سے نزدیک و دور مشہور ہو گیا تہا جنت آشیانی محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ اس نور چشم حافظ کو آنکہون کی عینک سمجہتے تہے اور بہت بہائی انکے حق مین اس عنایت سے دل ہی دلمین زیر و زبر ہوتے تہے لیکن کیسکی پیش نہ چلتی تہی - چونکہ اس حافظہ عابدہ کو تلاوت سے بہت شوق تہا اور سا دسین خوش آواز یکا ہونا حرف بالتشدید مافوق تہا اسوجہ سے اکثر جنت آشیانی قران شریف انسے سنا کرتے تہے صحت الفاظ مین شد و مد اور ادا ے مخرج کا ڈہنگ ایسے طور سے تہا کہ قاریان ہمعصر اوسکے میدان جہر کے وقت ستے شاگردی لازم جانتے تہے مداحی جایزہ سمجہتے تہے سبک خوان ایسی کہ بیہ دشوار گذار ہفتخوان اسکی روز کی ایکمنزل تہی خوش نویس ایسی کہ بڑے بڑے جواہر رقم مرفوع القلم مانتے تہے نسخ و نستعلیق مین ہوستاد جانتے تہے دایرہ کی گردش آفتاب کو نیچا جہکاتی تہی اور اوسکا سواد و بیاض لیل و نہار کو آنکہہ دکہاتا تہا آفتابی دایرہ کو آفتاب گیر نیلگون پر سے جہانکتا تہا رشک سے تن آفتابی مین جوش مارتا تہا مگر دفترین مہتابی تک

دہ جسن سے مقابل ہو سکتا تہا مزید بران یہہ کہ ہادی ہو کہہ کہاتا تہا اپنی بیٹے سمجھکر سہتے اتہا کشش کا وہ جہد تہا
کہ معنی جز ثقیل کمزور تہا۔ شعر و سخن مین اگرچہ سعید اشرف پسر مصالح مازندرانی اصفہانی کی شاگرد ہیسے
صاحب دیوان ہوئی مگر اونکا طایر وہم سریع الفہم ہی اوسکی نازک خیال کی گرد کو نہین پہنچتا تہا مضمون کے بندش
وہ موزون کہ گویا عروس سخن کو زیور پہنادیا بطور نمونہ کی چند شعر واسطی اہل مذاق و صاحب انصاف کے تحریر
کئے گئے کہ مشتی نمونہ از خروارے ہو جاوین مقابل کے دروغ گو کذب مین امتیاز اور کہوٹے کہرے کی پرکہہ کرلین شعر اتنا ستم
برگ گل بغشان بسر مزار ما + بشنا ز کست شیشۂ دل در کنار ما + دیگر گرچہ من لیلی اساسم دل چو مجنون در
ہوا ست + سر بصحرا میزنم لیکن حیا زنجیر پاست + مشہور ہے کہ اس شعر کا جواب عاقل خان رازی نے دیا تہا شعر
عشق تا خام ست باشد بستہ ناموس و ننگ + پختہ مغزان جنون را کی حیا زنجیر پاست + اس شاعرہ ماہر نے جواب لکہا لطف
سے رد کیا ہی شعر پاکبازان محبت را حیا باشد ام + چون تو مرغ بیحیا را کی حیا زنجیر پاست + الحاصلہ معنی مشکل
کو لباس اسالی مین وہ زیب دیتی تہی کہ دماغ تخیلہ اوس سے بہتر اور جامہ اوسکی لئے قطع نہین کر سکتا۔ روا روی
بہی کوئی شاعر فرد زمانہ اوسکے مقابلہ مین سخن سرائی کا دم نہ مار سکتا تہا سب کا قافیہ تنگ تہا اسیوجہ سے
نثر و نظم اشعار اوسکے عروج پر آیا شیرازہ سخن یعنی سرمایہ داران نظم نثر ہو گئے جب مرنا اوٹھا سکے آخر سلطنت سے
قطع تعلق کیا گویا عرش آشیانی ابو الفتح جلال الدین اکبر بادشاہ کے امیر ارباب نشاط کو دو سر خلعت عطا
قطع نظر صفات متذکرہ بالا کے لطیفہ گوئی لسبح ایسی تہی کہ بات بات مین پہول جہڑتے تہے حیرت انگیز
واقعہ اس عابدہ کا یہہ ہے کہ اسنے اپنی شادی نہین کی اور دم واپسین تک باعصمت رہی
اور پینسٹھہ ۶۵ برس کی عمر پاکر سنہ ۱۳ ہجری بعہد دار فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرمائی اورنگ آباد
مین عالمگیر کے مقبرہ کے پاس اسکا مقبرہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور وہین دفن ہے شاہ بہاؤ الدین
صاحب متخلص بشیر نے اسکی یہہ تاریخ لکہی ہے

تاریخ

یہہ تاریخ مخفی ام ہیہات +
دو دخل جنتی بشیر نگاشت +

شبیہ دلستان زیب النساء
یہہ تصویر بصرف زر کثیر مطابق فوٹو بنائے گئے ہے

نواب خسرو زمانی بیگم صاحبہ

ہودج نشین بختیاری مسند آرای جہانداری خلاصہ دودمان شہریاری نقاوہ خاندان کامگاری چشم چراغ اہلبیت شمع انجمن قابلیت ادب آموز داب شاہی مترنم قانون فرمانروائی فرحت افزای بوستان دولت شوکت نمائی روضہ صولت یعنی جناب حسینی بیگم صاحبہ عرف خسرو زمانی بیگم صاحبہ بنت مرزا حسن الدین بہادر زوجہ شاہزادہ مرزا محمد سلیم بہادر خلف عرش آرامگاہ محمد ابو النصر معین الدین اکبر شاہ بادشاہ یہہ شاہزادہ صاحب موصوف کی دوسری زوجہ تہین ان خلیق لیق بیگم صاحبہ مین ایسی خوبیان تہین اگر خاندان تیموریہ مین پچاس عورتین بہی اس پایہ کی ہوتین تو دو سو برس سلطنت قایم رہتی نہایت باسلیقہ خدا پرست کم گو صفت کم گوئی مین اپنے خسر سے کم نہتین اپنی داب وہ مقرر کر رکہی تھی کہ کسی ملازم کو چون و چرا کی گنجایش نہ تہی سب بانکا قرینہ اور ہر کام کا وقت بندہا ہوا تہا کیا مجال ہے کہ ذرا فرق آوے پینسٹہ برس کی عمر مین انتقال ہوا مگر جو قرینہ بندہا ہوا تھا وہ بدستور رہا ایک دلی انتظام یہہ تھا کہ جو کہانا آج خاصہ پر چنا جاوے وہ ایک ماہ تک خاصہ پر نہ آلی پا مین وہ انکو کہا پن تھا کہ بڑے بڑے عقلمند عش عش کرتے تھے یہ بڑی چاہیتی بیوی تہین سلطنت کا جو کچہہ بچا کہچا تھا علاوہ زیور دربار کے سب انکے پاس موجود تہا کیونکہ مختار کل تو شاہزادہ مرزا محمد سلیم بہادر تھے اور یہ بیٹے بادشاہ کے مونہہ چڑہے تھے ہر چیز پر قبضہ تھا اس سبب سے ہر چیز سلطنت کے میسر تہی قاعدہ ہے کہ زمانہ ایک وضع پر نہین رہتا روز نئی پوشاک بدلتا ہے ہر شب نئے تماشا اور انوکہے سانگ بہرتا ہے شاہزادہ صاحب کا جام حیات لبریز ہوا ہفت فرمائے علیین ہوئے اس عاقلہ ہوشیار نے اُس لگی کے وقت مین دامن استقلال کو ہاتہ سے نچہوڑا اور سمجہی کہ اسوقت واویلا مین مبتلا ہونا تمام عمر کی بندہا ہوا ہونا ہے جو ماتمہ پر ولنی ہو سکی وہ کرنا لازم ہے ایسی فرصت کبہی ملی گی خاوند کے روز کے کرنیوالا مر گیا رہی بادشاہ اور ملکہ صاحبہ اونہین فرزند کے غم مین سلطنت بُری معلوم ہوتی ہے جا نتے بیزار مین دنیا اندہیر ہے جو ہاتہ آئے سوا اپنا اس ہمت والی نے جسقدر رقومات جواہر خانہ شاہی سے گہر مین

آچکی تہین وہ نیز اپنے گہر کے جواہر خانہ سے ایک قلم تک چہوڑی اور پہر توشہ خانہ پر گری اور پہر سیوہ خانہ پر ہاتھہ مارا غرضکہ تین دن کے عرصہ مین گہر صاف کردیا بعد سویم کے بادشاہ کیطرف سے قفل ... پہرے بیٹہہ گئے وہان دہرا ہی کیا تہا سب کی صفائی ہو چکی تہی اب یہ کنجیان دیکر دست بردار ہو گئین غرضکہ بعد چہلم کے بادشاہ نے پانسو روپیہ تنخواہ اور قدسیہ باغ اور روشن آرا انکے مہر مین دیا النصیب اپنے عروج سے نیچا دیکہہ چکا تہا اس پر بہی جہین نہ لینے دیا کہ اوسی سال مین خسر ... حضرت عرش آرامگاہ ابو النصر معین الدین اکبر شاہ بادشاہ رحلت فرمائے ملک بقا ہوئے اب پانسو روپیہ بند ہو گئے اور ایک سو روپیہ ماہوار مقرر ہوا اور قدسیہ اور روشن آرا انکے دیور یعنی محمد ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ نے مال سلطنت سمجہہ کر دبالیا انہون نے وہ تنخواہ تو بجبر منظور کی لیکن بڑی کٹی جلی ہوتی رہی انجام کار نبری دعوی کیا اور دونون باغ بادشاہ سے واپس لئے زمانہ کو یون بہی قرار نہ آیا کہ تیرہ برس نے شور مچایا عالم تہ و بالا ہوا اس حالتمین انگریزی انتظام لوٹ گیا تو پہر بادشاہ نے قبضہ کرلیا جب بعد ... پہر انگریزونکا قبضہ ہوا تو انہون نے دعوی کیا سرکار نے صاف جواب دیا کہ تمنے بادشاہ سے لیا اسکی وارث تم نہین ہوسکتین جب سے ۱۸۵۷ء کے غدر کے آثار شروع ہوئے ہین لیاقت والی کمشنر سے سازباز کی جب غدر ہوا اور دہلی خالی ہوگئی تو سرکاری پہرے خود کمشنر آکر مقرر کرگئے اور سارٹیفکٹ دے گئے اسی وجہ سے انکا ایک تنکا ادہر سے ادہر نہین ہوا اور اپنی زندگی تک اس مال کا قابض رہین اپنی پنشن کیواسطے بہی انہون نے کوشش کی ساٹھہ روپیہ منظور ہوئے لیکن خدا کو یہ منظور ہی نامنظور تہی آنے بہی نہ پائی موت آگئی مرتے ہی مال کی خوب تہا بوٹ ہوئی کچہہ لونڈیون نے ہضم کیا کچہہ باہر کے نوکرون نے تیر کیا کچہہ اور حق بحق حاضرین چٹ کر گئی تہوڑا سا عزیزون قریبونکی ہاتھہ لگا جب دولت کی آنچ سے سب نے پیٹ بہر لئے اور زمانہ کی نیرنگی سے ہاتھہ رنگ لئے تب تجہیز و تکفین کی سدہ لی اور درگاہ میر محمدی صاحب قدس سرہ شہر دہلی واقع ... مین دفن کیا۔

شبیہ دلپذیر حضرت خسرو زمانی بیگم
یہ تصویر نہایت صحیح بصرف زر کثیر مطابق فوٹو بنائی گئی ہے

نواب تاج محل صاحبہ

ندیم خاص شہنشاہی ذی اختصاص فرمانروائی مقرب حضر و سفر مصاحب با شکوہ و فر نواب سپہر جناب
ہلال رکاب آفتاب چتر مشتری مہر انجم حشم بہرام علم کیوان ایوان فلک توان عظیم المقام رفیع الاحتشام منیع الاحترام
سلالۂ سلسلۂ بسالت علالۂ اعالی نجابت یعنی نواب تاج محل صاحب بنت بولے خان بن است خان
قوم راجپوت جنکے حسن کی آگے آفتاب کو حیرت اور ماہ کو شرمندگی ہو ۱۲۳۸ھ مین آغوش مادر
مین جلوہ افروز ہوئین شعر جمال نیکوان در پیش او گم + چنانکہ پرتو خورشید انجم + ردای دلبری
افگندہ بر دوش + فدای خاک پایش صدر دا پوش + کمال حسنش از اندیشہ بیرون + ز حد عقل
فکرت پیشہ بیرون + مہ و شمس طلعت لطف الٰہی + بفرقش تاج فر پادشاہی + جبینش مطلع صبح سعادت
شب غیبا زرخش ور شہادت + حبا وسی مادر مہربان خورشید زائی اپنے کنار مین : ایسی عزت مہر کو
دیکھا خوشی کے مارے باچھین کھل گئین میان کو خبر دی - دن عیدرات شب برات ہوگئی قدیمی نمک حلال لوگونکی
بن آئی ہنیے اپنی دامن پہیلائی انعام کی خوشی مین گہر سی بہاگر آئی غلغلہ اسرا مین بلند ہوا دوا
دایان چہو چہو ئین مقرر ہوئین - یہہ تو کیسکو خبر تہی کہ یہہ گردون قباب خورشید رکاب مہر منظر معین اختر
ملکہ ہندوستان ہوگی مگر اسکی بشرے سے جو لمعات شاہی وانوار گیتی پناہی جہلک رہی تہی تو حیرت سے کہتے تہے
کہ جانے کس محفل عزت کی بزم آرا ہوگی کس ساغر خوشی کی رحیق سرور ہوگی کس ساز عیش کو نوازیگی وہی ہوا
کہ جب بحمد نام خدا جوان ہوئین ہوش سنبہالا تو مالک تاج شہنشاہ ممالک عرب و عجم حضرت ابو ظفر سراج الدین
محمد بہادر شاہ بادشاہ کی محل خاص مین بہت اختصاص و امتیاز کی ساتہہ رونق بخشی عقل و دیگر کہ فلاطون
سے ہزار کو سلیقہ وہ گہر ہنر کہ نیسان فرد ہوجائے ادب ایسا کہ عقل امتیاز بخش جس سے امتیاز سیکہے حیا وہ کہ حور عین
انکہین نیچے بادشاہ گیتی پناہ کی جو مہربان ہین تو جلدی مین ان غیرت ہزار پر دور رشک مہر انور کو تولا تو انداد سلطنت
کے لئے وہ چند سنگین پایا بہت خوشی سے مسند نشینی کی اجازت فرمائی اور جہنڈا اور نالکی اور سوار
و پیادے عطا ہوئے اور گیارہ زنجیر فیل کوہ پیکر معہ زیور بغرض آرائش سواری کے لئے مقرر ہوئے کہ جنکی ادنے

تعریف اس قطعہ سی ہویدا ہی قطعہ مانا اگر بلندی و شان و شکوہ مین + ہاتھی سی تیری ہو بہی گیا ہمسر

آسمان + پر اوسکی نقش پا کی مقابل بنا سکے + چار آفتاب ایک جگہہ کیونکر آسمان + اور چوبیس ۲۴

راس اسپ وہ تیز رفتار کہ خنکی خرام سے پیک صبا پیچھے رہجاوی اونکی غلامی کا دم بہرے بجلی غیرت ماری

طایر خیال اپنا عجز ظاہر کرے شعر عراقی اسپہای تند تر تیز + ناندازہ اشارت گرم مہمیز + زترکی

راہواران سبک پا + بسرعت ہمعنانِ ہوش دانا + زتازی گرہای درجنون غرق + بلردی

خواندہای شوخیِ برق + اور رتھ اور نقارہ اور شتر وغیرہ غرضکہ جو چاہیئے تہا وہ سب مرحمت فرمایا

اور ایکہزار روپیہ صرف خرچ سواری مقرر کیا - اور جاگیر مین کوٹ قاسم وغیرہ دیا - انہین ملکہ

صاحبہ کی مہر سے سوالاکہہ روپیہ ماہوار جو کمپنی بادشاہ کو دیتی تہی آتا تھا افسوس کہ دنیا جای مدار

تہین ایک مرکز پہ پھیر پرکار نہین شعر بہ بین دورِ سپہر و مہر گردش + کہ ہیچ از کین گذارے

نبست ترمش + بنفشہ در کبودی سوگوار ست + بخون آغشتہ لالہ داغدار ست + صنوبر تا دل

گشتہ بصد شاخ + تنے از تیغ جوز سوراخ سوراخ + بگیتی در نشان خرمی نیست + وگر باشد نصیب

آدمی نیست + اس شعر و احتشام کا یہہ لکھا پورا ہوا کہ بعد غدر ۱۸۵۷ء کے سرکار سے انکی

تیس ۳۰ روپیہ پنشن کے مقرر ہوئے +

رباعی

ان آنکھوں نے رنگ لالہ گون بہی دیکھا

اور پھر انکو تو اشک خون بہی دیکھا

کیا کیا دیکھا نیرنگ ہمنے ای ذوق

یون بہی دیکھا جہانکو یون بہی دیکھا

+

شبیہ دلپذیر تاج محل

یہ تصویر نہایت صحیح بصرف زر کثیر مطابق فوٹو بنائے گئے ہے

نواب شرافت محل صاحبہ

عصمت گزین خلوتیان خلوت افروز عصمتیان زیبندہ گردون فرشان عیش مریم خصال
چمن طراز گلشن جہان بانی تحمل بندہ پرور شکور رستانی عنوان شرف نامہ شہنشاہی مضمون دیوان فرمانروائی
طالع طلوع شہریاری مطلع سطوع کامگاری سطر سطر نوازش نوال مہر سپہر عظمت و جلال سلیم الطبع کریم النفس
کافی العزت وافی الشرف رشک خورشید مہ ماہ مطلع نظر شاہنشاہ یعنی جناب نواب شرافت محل صاحبہ
بنت سعید ناصر علی جنکی لیاقت کو ایک عالم جانتا ہے شرافت کو ایک جہان مانتا ہے نہایت شکیلہ جمیلہ عابدہ
زاہدہ پارسا سیدانی تہین انکی اکثر اوقات عبادت الہی مین گزرتی تھے یا ریاضت مین بڑی خدا رسیدہ
تہین اشعار۔ گرد از ہم خدا حق و باطل ؎ دو جہان مزرعیست او حاصل ؎ صرف نیکان ہمہ تولا لیش ۔
ہمہ بان صرف تبرا لیش ؎ در عبادت نہی تنومندی ؎ بندگی درخور خداوندی ؎ در عبادت بگفتن و دیدن ؎
طراز طرز حق پرستیدن ۔ ان بیگم صاحبہ کو علما و فضلا سے بہت رغبت تہی جاہلونکو بار نہ ملتا تھا ہر فرد نکا ناک مین
دم تھا عقلمند بہت سنبہلکر عرض معروض کرتی تہی دانشمند دم تقریر بغلین جہانکتے تھے ۔ فکر رسا انکے حرف گیری سے
ترسان رہتا تہا بلکہ حواس ادراک نہ بجا رہتا تھا ۔ رموز حکمت مین وہ شوق تھا کہ جس سے ایک جہان پر فوق تھا دن رات
یہی شغل تھا دعوی تھا او سپر خلق عظیم کا ہونا مافوق تھا ۔ نہایت خوش خلق سخی کریم النفس شریف پرور شعر
نجودش قطرہ و دریا گنجید ؎ زخلقش لفظ و رغنچہ پیچید ؎ تحمل تواضع مین خاکپائی گدا حلم مین کوہ استوار سادگی
مین وہ بناوٹ کہ ہزار بناوٹین حور عین ویسی نہ بن سکی ۔ شیرین سخن ایسی کہ حسن گلوسوز کا دم بند کر دی شکر ریز عیب ہری
ملعنہ ماری مصری ہونٹ چاٹی قند کی لب بند ہو جاوین شعر حلاوت چاشنی گیر از بیانش بشیرینی ہو طفلان زبان نیز
چنان شیرین کند ہر حرف حنظل ؎ کہ شیرینی کند در گوش ہا گل ؎ بات وہ بات کہ سحبان کو حیرانی ہو ۔ بلاغت پانی پانی ہو
فصاحت شرمائی سلاست زہر کہا جائے شعر رشک گردد لبش استادان سخن سازہ ؎ نزاکت را طبعش ناز بر نازہ
ان نگہنی نگاہ اور دعا ۔ کہ کوہ از بار رشک آید بفریاد ۔ گات وہ گات کہ زلیخا جہپک رہ جاوے ۔ یوسف
ہو تو سامنے نہ آوے پری ہٹ جاوے ۔ زہرا حسن صبیح کو نثار کرے تلوے دہو دہو کر پئے پانی گری

اختیار کرے شعر ہمایون پیکری ز عالم نور - ہلاکِ خندہ کردہ غارت حور و فروزان لمعہ نور انجنش
مہ خورشید را رو برنمیش ؛ اگر اوسکی سخن سرائی کا وصف کاتبِ تقدیر رقم کرے تو اوراقِ تحریر سے
صفحۂ دہر پر تنگیِ بین السطور مٹ جاوے سخن غیر کہین ٹہکانا نہ پاوے - اور جو حیا سے چپ ہو تو
عنقائی معدوم آسانی سے ملجائے مگر اوسکے مستغنیِ سخن کا کوئی پتا نہ پاوے اگر فکر فقیہ بہی سعی
کرے دوربین لگائے عینک چڑہائے مگر مونہہ کی کہائی لٹا اور کالمعدوم کہکر چپ ہو جاوے
شرم تفحص سے سر نہ اٹھائے غرضکہ حیلہ آبلہ پائے سے جان بچائے - دانایان ہمعصر کو اس
لیاقت پر حسد ہوتا تھا - خوبرویان ہمنشین کو اس سبقت خدرتی پر رشک تھا اونکی سلیقہ کے سامنے
بڑے بڑے جز درس حیران رہتے تھے چڑتے تھے کہسیانے ہوتے تھے داب و شوکت جو
حوصلہ سلطنت نماسی نمایان تہی اوس سے بڑے بڑے سردار تہراتے تھے ادب سے
سر نہ اٹہاتے تھے واقعی سرنگون اونکے لئے لوہے کو کاٹ تھا عجز و انکسار بڑی پناہ
اور سنگین اوٹ تھا - عہد ولی عہدیمین محمد ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ نے
بڑی تمنا اور آرزو سے ان سے نکاح کیا فرزند سعادت نشان اور ایک دختر
نیک اختر انکے بطن سے پیدا ہوئی انکا بہت بڑا واقعہ یہہ ہے کہ ولیعہدی مین بادشاہ نے
وعدہ کیا تھا کہ سلطنت مین مسند نشینی تمہین کو عطا ہوگی مگر جب بادشاہت کے
وقت مین بادشاہ نے وعدہ وفا نہ کیا تو انہون نے کنارہ کشی کرکے قلعہ کی
ریاست تک چہوڑ دی اور پہر بادشاہ سے کچہہ تعلق نہ رکہا - اور سنہ ۱۸۶۱ عیسوی مین
دار فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرمائی -

ابیات

ای عدم زادہ وجود طراز
نیستی نقش حیرت آئینہ ساز

در شگنج وجود نیستی جایت
میہن ہمہ شوخی من و مایت

اولت ہیچ آخرت معدوم
وسط اندیشہای نامفہوم

شبیہ دلربا پری شہ فتح محل

یہ تصویر نہایت صحیح مطابق فوٹو بنائی گئی